ارشاد باری تعالیٰ

اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ
فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الۡحَجِّ
(سورۃ البقرۃ :198)

ترجمہ: حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے اِن (مہینوں) میں حج کا عزم کرلیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 22

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

15 رمضان 1439 ہجری قمری ● 31 ہجرت 1397 ہجری شمسی ● 31 مئی 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 مئی 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو

ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے، نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ موسیٰ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اُولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزار ہا درجہ بڑھ کر مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہویں صدی میں ظاہر ہوا☆ جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جب کہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو وہ میں ہی ہوں خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے نادان ہے وہ جو اُس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اس کے مقابل پر یہ اعتراض کرے کہ یوں نہیں بلکہ یوں چاہئے تھا۔ اور اُس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں از انجملہ ایک طاعون بھی نشان ہے پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو اِن آفتوں کے دنوں میں میری رُوح اُس کی شفاعت کرے گی۔ سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا دیکھو مَیں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

(روحانی خزائن، جلد 19، کشتی نوح، صفحہ 13 تا 15)

☆ یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودہویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا تھا۔ دیکھو یہودیوں کی تاریخ۔ منہ

124 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 28، 29 اور 30 دسمبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پاکستان کے صوبہ پنجاب، ضلع سیالکوٹ کے کشمیری محلہ میں واقع
جماعت احمدیہ کی مسجد ’’مسجد مبارک‘‘ کے میناروں اور گنبد کو مخالفین نے شہید کر دیا اور مسجد کو شدید نقصان پہنچایا

ضلع سیالکوٹ کے کشمیری محلّہ میں واقع ’’مسجد مبارک‘‘ کی شہادت سے پہلے کی تصویر

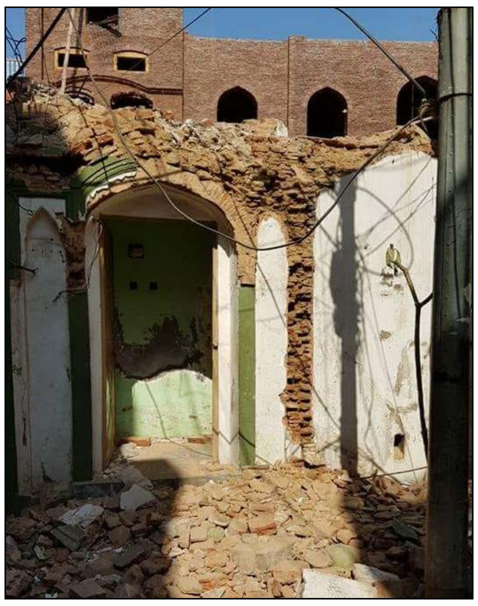

شہادت کے بعد کی تصاویر

قارئین اخبار بدر کو نہایت دُکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 23 اور 24 مئی 2018 کی درمیانی رات پاکستان کے صوبہ پنجاب، ضلع سیالکوٹ کے کشمیری محلہ میں واقع جماعت احمدیہ کی بابرکت تاریخی مسجد ’’مسجد مبارک‘‘ کے میناروں اور گنبدوں کو شہید کر دیا گیا اور مسجد کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ یہ وہ بابرکت مسجد ہے جس میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیالکوٹ میں رہائش کے دوران نمازیں ادا کی تھیں۔

مسجد کے ساتھ ہی ایک مکان حکیم میر حسام الدین صاحب کا ہے جس میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قیام فرمایا تھا جو جماعت کی تحویل میں ہے۔ اس بابرکت مکان کو بھی نقصان پہنچایا گیا اور توڑ پھوڑ کی گئی۔ رات 11 بجے انتظامیہ اور پولیس کی موجودگی میں یہ کام شروع کیا گیا اور جونہی توڑ پھوڑ شروع کی گئی کئی سو افراد پر مشتمل مشتعل ہجوم وہاں آ گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارا کام پلاننگ کے ساتھ کیا گیا۔

اس اندوہناک واقعہ کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 25 مئی 2018 میں فرمایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا :

’’بعض علماء اور سنجیدہ طبقہ اس بات کا اظہار تو کرتے ہیں کہ خلافت کا نظام ہونا چاہئے لیکن جب کہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو نظام قائم کیا ہے اسے مانو تو ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں اس مخالفت کا تازہ واقعہ دو دن ہوئے سیالکوٹ میں ہماری مسجد میں ہوا۔ مسجد اور اس کے ساتھ جو گھر تھا، پولیس اور انتظامیہ دونوں کی سرکردگی میں مولویوں اور ان کے چند سو چیلوں نے اس پر حملہ کیا اور توڑ پھوڑ کی۔ اور اعلان کر رہے ہیں کہ دوسری مسجدوں کو بھی ہم نقصان پہنچائیں گے اور گرائیں گے...... جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک یادگار کو نقصان پہنچایا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے تو ہمارا تو ہمیشہ کی طرح یہی جواب ہے اور ہونا چاہئے کہ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہ میں تو اپنے رنج اور غم کی فریاد کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں۔ بیشک اس کے ساتھ ہمارا جذباتی تعلق ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جڑنے سے ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ اِن مخالفین کو عقل و سمجھ دے کہ یہ ایسے گناہ کے کام سے باز آئیں اور اللہ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حق و صداقت کو سمجھنے اور زمانے کے امام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب حضرت عبداللہ بن جحش، حضرت کعب بن زید، حضرت صالح شُقران اور حضرت مالک بن دُخشم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی اور سیرت کا ایمان افروز تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 رمئی 2018ء بمطابق 11 رہجرت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آج میں جن صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن جحش کا ذکر ہے۔ آپ کی والدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ میں پھوپھی تھیں۔ اس طرح آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں جانے سے قبل ہی انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 89، عبداللہ بن جحش، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

دارِ ارقم وہ مکان ہے یا مرکز ہے جو ایک نومسلم اَرقم بن اَرقم کا مکان تھا اور مکہ سے ذرا سا باہر تھا۔ وہاں مسلمان جمع ہوتے تھے اور دین سیکھنے اور عبادت وغیرہ کرنے کے لئے ایک مرکز تھا اور اسی شہرت کی وجہ سے اس کا نام دار السلام کے نام سے بھی مشہور ہوا اور یہ مکہ میں تین سال تک مرکز رہا۔ وہیں خاموشی سے عبادت کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں لگا کرتی تھیں اور پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا تو پھر کھل کر باہر نکلنا شروع کیا۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ اس مرکز میں اسلام لانے والے آخری شخص تھے۔ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 129)

بہرحال یہ مرکز بننے سے پہلے ہی حضرت عبداللہ بن جحش نے اسلام قبول کر لیا تھا اور پھر روایت میں آتا ہے کہ مشرکین قریش کے دست ظلم سے آپ کا خاندان بھی محفوظ نہیں تھا۔ آپ نے اپنے دونوں بھائیوں حضرت ابواحمد اور عبیداللہ اور اپنی بہنوں حضرت زینب بن جحش، حضرت اُمّ حبیبہ اور حمنہ بنت جحش کے ہمراہ دو دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے بھائی عبیداللہ حبشہ جا کر عیسائی ہو گئے تھے اور وہیں عیسائی ہونے کی حالت میں ان کی وفات ہوئی جبکہ ان کی بیوی حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان ابھی حبشہ میں ہی تھیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس وقت نکاح کر لیا۔

(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 89، عبداللہ بن جحش، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت عبداللہ بن جحش مدینہ ہجرت سے قبل مکہ آئے اور یہاں سے اپنے قبیلہ بنوغنم میں دُوْدَان کے تمام افراد کو (یہ سب کے سب دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے تھے) ساتھ لے کر مدینہ پہنچے۔ انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے مکہ کو اس طرح خالی کر دیا تھا کہ محلہ کا محلہ بے رونق ہو گیا اور بہت سے مکانات مقفّل ہو گئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 49، عبداللہ بن جحش، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

یہی حالات آجکل پاکستان میں بھی بعض جگہ احمدیوں کے ساتھ ہیں۔ بعض گاؤں خالی ہو گئے ہیں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب بنوجحش بن رِئَاب نے مکہ سے ہجرت کی تو ابوسفیان بن حرب نے ان کے مکان کو عمرو بن علقمہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب یہ خبر مدینہ میں حضرت عبداللہ بن جحش کو پہنچی تو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات عرض کی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ خدا اس کے بدلہ میں تجھ کو جنت میں محل عنایت کرے۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں راضی ہوں۔ تو آپ نے فرمایا پس وہ محل تیرے واسطے ہیں۔‘‘ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 352، باب ہجرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

یعنی یہ مکانات جو تم نے چھوڑے ہیں ان کی جگہ تمہیں جنتوں میں جگہ ملے گی وہاں محل تیار ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن جحش کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں وادیٔ نخلہ کی طرف بھیجا جس کا ذکر کتب میں اس طرح ملتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن جب عشاء کی نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش کو فرمایا کہ صبح کو اپنے ہتھیاروں سے لیس ہو کر آنا تمہیں ایک جگہ بھیجنا ہے۔ چنانچہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش کو اپنے تیر و ترکش، نیزہ اور ڈھال سمیت اپنے گھر کے دروازے پر انتظار کرتے ہوئے کھڑا پایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبّی بن کعب کو بلوایا اور انہیں ایک خط لکھنے کا حکم دیا جب وہ خط لکھا گیا تو حضرت عبداللہ بن جحش کو بلا کر اس خط کو ان کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اس جماعت کا نگران مقرر کرتا ہوں جو آپ کی قیادت میں بھیجا گیا تھا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ اس سے پہلے آپ نے اس جماعت پر حضرت عبیدہ بن حارث کو مقرر کیا تھا لیکن روانگی سے پہلے جب وہ رخصت ہونے کے لئے اپنے گھر گئے تو ان کے بچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر رونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش کو ان کی جگہ امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عبداللہ بن جحش کو بھیجتے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا لقب امیر المومنین رکھا۔ سیرۃ الحلبیۃ میں یہ لکھا ہوا ہے۔ اس طرح حضرت عبداللہ بن جحش وہ پہلے خوش نصیب صحابی تھے جن کا دور اسلام میں امیر المومنین لقب رکھا گیا۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 3، صفحہ 217، سریۃ عبداللہ بن جحش الیٰ بطن نخلۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ (البقرۃ 218) کی تفسیر میں اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورۃ تشریف لائے تو اس کے بعد بھی مکہ والوں کے جوش غضب میں کوئی کمی نہ آئی بلکہ انہوں نے مدینہ والوں کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں کہ چونکہ تم نے ہمارے آدمیوں کو اپنے ہاں پناہ دی ہے۔ اس لئے اب تمہارے لئے ایک ہی راہ ہے کہ یا تو تم ان سب کو قتل کر دو یا مدینہ سے باہر نکال دو ورنہ ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم مدینہ پر حملہ کر دیں گے اور تم سب کو قتل کر کے تمہاری عورتوں پر قبضہ کر لیں گے۔ اور پھر انہوں نے صرف دھمکیوں پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان ایام میں یہ کیفیت تھی کہ بسا اوقات آپ ساری ساری رات جاگ کر بسر کرتے تھے۔ اسی طرح صحابہ رات کو ہتھیار باندھ کر سویا کرتے تھے تا کہ رات کی تاریکی میں دشمن کہیں اچانک حملہ نہ کر دے۔ ان حالات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف تو مدینہ کے قریب، قرب و جوار میں بسنے والے قبائل سے معاہدات کرنے شروع کر دیئے کہ اگر ایسی صورت پیدا ہو تو وہ مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور دوسری طرف ان خبروں کی وجہ سے کہ قریش حملہ کی تیاری کر رہے ہیں آپ نے 2 ہجری میں حضرت عبداللہ بن جحش کو بارہ آدمیوں کے ساتھ نخلہ بھجوایا اور انہیں ایک خط دے کر ارشاد فرمایا کہ اسے دو دن کے بعد کھولا جائے۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے دو دن کے بعد کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ تم نخلہ میں قیام کرو اور قریش کے حالات کا پتہ لگا کر ہمیں اطلاع دو۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس دوران میں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ جو شام سے تجارت کا مال لے کر واپس آ رہا تھا وہاں سے گزرا۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے ذاتی اجتہاد سے کام لے کر ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں کفار میں سے ایک شخص عمرو بن الحَضْرَمی مارا گیا اور دو گرفتار ہوئے اور مال غنیمت پر بھی مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ جب انہوں نے مدینہ میں واپس آ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں لڑائی کی اجازت نہیں دی تھی اور مال غنیمت کو بھی قبول کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا۔

ابن جریر نے حضرت ابن عباس کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن جحش اور ان کے ساتھیوں سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ ابھی رجب شروع نہیں ہوا حالانکہ رجب کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔ وہ خیال کرتے رہے کہ ابھی تیس جمادی الثانی ہے۔ رجب کا آغاز نہیں ہوا۔ بہرحال عمرو بن الحَضْرَمی کا مسلمانوں کے ہاتھوں مارا جانا تھا کہ مشرکین نے اس بات پر شور مچانا شروع کر دیا کہ اب مسلمانوں کو ان مقدس مہینوں کی حرمت کا بھی پاس نہیں رہا جن میں ہر قسم کی جنگ بند رہتی تھی‘‘۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ اس آیت میں اسی اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ بیشک ان مہینوں میں لڑائی کرنا سخت ناپسندیدہ امر ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ناپسندیدہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکا جائے اور خدا تعالیٰ کی توحید کا انکار کیا جائے اور مسجد حرام کی حرمت کو باطل کیا جائے اور اس کے باشندوں کو بغیر کسی جرم کے محض اس لئے کہ وہ خدائے واحد پر ایمان لائے تھے اپنے گھروں سے نکال دیا جائے۔ تمہیں ایک بات کا خیال تو آ گیا مگر تم نے یہ نہ سوچا کہ تم خود کتنے بڑے جرائم کا ارتکاب کر رہے ہو اور خدا اور اس کے رسول کا انکار کر کے اور مسجد حرام کی حرمت کو باطل کر کے اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال کر کتنے ناپسندیدہ افعال کے مرتکب ہوئے ہو۔ جب تم خود ان قبیح حرکات کے مرتکب ہو چکے ہو تو تم مسلمانوں کو کس منہ سے اعتراض کرتے ہو۔ ان سے تو صرف نادانستہ طور پر ایک غلطی ہوئی ہے۔ مگر تم تو جانتے بوجھتے ہوئے یہ سب کچھ کر رہے ہو۔‘‘

(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 2، صفحہ 474 تا 475، زیر آیت یَسْئَلُوْنَکَ عن الشھر الحرام ...... الخ البقرۃ 218)

بخاری کی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے سریّہ

عبداللہ بن جحش کے مثبت نتائج کا ذکر کرتے ہوئے اس کی وضاحت میں لکھا کہ ’’واقعات بتاتے ہیں کہ اس وفد کو جس غرض کے لئے روانہ کیا گیا تھا اس میں ان کو پوری کامیابی ہوئی اور انہوں نے قیدیوں کے ذریعہ سے قریش مکہ کے منصوبے اور ان کی نقل وحرکت سے متعلق یقینی اطلاعات حاصل کیں۔ حَضرَمی کے قافلے کا واقعہ ایک ضمنی اور اتفاقی حادثہ تھا اور بعض مؤرخین نے جو اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اس مہم کے بعض افراد کو مہاجرین کے غصب شدہ اموال کی تلافی کا خیال پیدا ہوا تھا یہ رائے صحیح نہیں۔ بلکہ اس مہم کا اصل مقصد صرف یہ تھا کہ حَضرَمی والے قافلے کے ذریعہ ابوسفیان بن حرب کی قیادت میں جانے والے قافلے کی غرض و غایت اور قریش مکہ کے منصوبہ جنگ کے بارہ میں یقینی معلومات حاصل ہو جائیں اور یہی کام بصیغہ راز ان کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس مختصر قافلے کو اپنے قبضہ میں لانے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ یہ خیال بہت دُور کا ہے کہ وہ بھیجے تو گئے تھے قریش مکہ کی جنگی تیاریوں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے لیکن انہوں نے قافلے کے لُوٹنے پر قناعت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس ہونے کو کافی سمجھ لیا۔

حضرت عبداللہ بن جحش بڑے پائے کے صحابی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قابل اعتماد راز دار کو اس مہم کے لئے منتخب فرمایا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش مکہ کی جنگی تیاریوں کے متعلق علم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تیاری شروع کر دی اور اس تیاری میں پوری راز داری سے کام لیا۔ (ماخوذ از صحیح البخاری، ترجمہ وشرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، جلد 8، صفحہ 15، کتاب المغازی، باب قصہ غزوۂ بدر، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

وہ لکھتے ہیں کہ بیشک مغازی میں ایسی روایتیں آتی ہیں یعنی جو جنگوں کی روایات ہیں ان میں یہ آتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش اور آپ کے ساتھیوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ لیکن یہ ناراضگی اس لحاظ سے بجا تھی کہ ان کی مہم سے متعلق ایسی صورت پیدا ہو گئی تھی جو فتنہ کا موجب بن سکتی تھی۔ مگر بسا اوقات بعض امور جو بظاہر غلطیاں معلوم ہوتے ہیں منشائے الٰہی کے تحت صادر ہوتی ہیں اور بعض معمولی واقعات عظیم الشان نتائج پر منتج ہو جاتے ہیں۔ پس عین ممکن تھا کہ حضرت عبداللہ بن جحش کی مہم نہ بھیجی جاتی اور ان سے جو کچھ ہوا وہ نہ ہوتا اور ابوسفیان کی سرکردگی میں شام سے آنے والا قافلہ مکّہ میں بلا خطر پہنچ جاتا تو قریش اس قافلے سے فائدہ اٹھا کر بہت بڑی تیاری کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے جس کا مقابلہ کرنا قلیل التعداد بے سروسامان صحابہ کے لئے ناگوار صورت رکھتا۔ لیکن حضرت عبداللہ بن جحش کے واقعہ سے مغرور سرداران قریش آگ بگولہ ہو گئے اور اس طیش اور غرور میں جلدی سے وہ ایک ہزار کے لگ بھگ مسلح افواج کے ساتھ اس زعم میں مقام بدر پر پہنچ گئے کہ وہ اپنے قافلے کو بچائیں اور وہ نہیں جانتے تھے کہ وہیں ان کی موت مقدر ہے۔ اور دوسری طرف اس بات کا بھی امکان تھا کہ اگر صحابہ کرام کو یہ معلوم ہوتا کہ ایک مسلح فوج کے مقابلہ کے لئے انہیں لے جایا جا رہا ہے تو ان میں سے بعض تردّد میں پڑ جاتے۔ پس راز داری نے وہ کام کیا جو جنگ میں ایسے مورچے کام دیتے ہیں جنہیں آجکل جنگی اصطلاح میں اَوٹ کہا جاتا ہے یا camouflage بھی کہا جاتا ہے۔‘‘ (ماخوذ از صحیح البخاری، ترجمہ وشرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، جلد 8، صفحہ 17، کتاب المغازی، باب قصہ غزوۂ بدر، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

تاریخ میں لکھا ہے ’’خدا اور رسول کی محبت نے ان کو تمام دنیا سے بے نیاز کر دیا تھا۔ انہیں اگر کوئی تمنا تھی تو صرف یہ کہ جان عزیز کسی طرح راہ خدا میں نثار ہو جائے۔ چنانچہ ان کی یہ آرزو پوری ہوئی اور اَلْمُجَدَّعُ فِی اللہ۔ (خدا کی راہ میں کان کٹا ہوا) ان کے نام کا امتیازی نشان ہو گیا۔‘‘

(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 90، عبداللہ بن جحش، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت عبداللہ بن جحش کے بارے میں مزید تفصیل کہ آپ کی دعا کس طرح قبول ہوتی تھی۔ آپ کی شہادت سے قبل کی دعا کی قبولیت کا ایک واقعہ مشہور ہے۔ اسحاق بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش نے میرے والد یعنی سعد سے غزوۂ اُحد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چنانچہ دونوں ایک جانب ہو گئے۔ پہلے حضرت سعد نے دعا کی کہ اے اللہ جس وقت میں کل دشمنوں سے ملوں تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے ہو جو حملہ کرنے میں سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو۔ پس میں اس سے لڑوں اور اس کو تیری راہ میں قتل کر دوں اور اس کے ہتھیاروں کو لے لوں۔ اس پر عبداللہ بن جحش نے آمین کہی۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن جحش نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو حملہ کرنے میں سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو اس سے میں تیری خاطر قتال کروں اور وہ مجھ سے قتال کرے۔ وہ غالب آ کر مجھے قتل کر دے اور مجھ کو پکڑ کر میری ناک کان کاٹ ڈالے۔ پس جس وقت میں تیرے حضور حاضر ہوں تو تُو مجھ سے پوچھے کہ اے عبداللہ! کس کی راہ میں تیری ناک اور تیرے دونوں کان کاٹے گئے۔ میں عرض کروں کہ تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں۔ جواب میں تُو یہ کہے کہ تُو نے سچ کہا۔ حضرت سعد کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی۔ اس لئے کہ اخیر دن میں مَیں نے ان کی ناک اور دونوں کانوں کو دیکھا کہ ایک دھاگے میں معلّق تھے۔ (ماخوذ از اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 90، عبد اللہ بن جحشؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) یعنی کٹے ہوئے تھے اور انہیں پرویا ہوا تھا۔

یہ ظالمانہ فعل ہے جو وہ کافر کرتے تھے اور یہی آجکل بھی بعض دفعہ بعض شدت پسند مسلمان اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حَنْطَب کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس روز اُحد کی جانب روانہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ میں مدینہ کے قریب ایک جگہ شیخین کے پاس رات قیام کیا جہاں حضرت اُمّ سلمہ ایک بھُنی ہوئی دستی لائیں جس میں سے آنحضورؐ نے نوش فرمایا۔ اسی طرح نبیذ لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بھی پی۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک طرح ہریرہ ٹائپ کی کوئی چیز تھی۔ پھر ایک شخص نے وہ نبیذ والا پیالہ لے لیا اور اس میں سے کچھ پیا۔ پھر وہ پیالہ حضرت عبداللہ بن جحش نے لے لیا اور اس کو ختم کر دیا۔ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن جحش سے کہا کہ کچھ مجھے بھی دے دو۔ تمہیں معلوم ہے کہ کل صبح تم کہاں جاؤ گے؟ تو حضرت عبداللہ بن جحش نے کہا کہ ہاں مجھے معلوم ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملنا کہ میں سیراب ہوں۔ (یعنی اچھی طرح کھایا پیا ہو) اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس سے پیاسا ہونے کی حالت میں ملوں۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 50، ومن بنی حلفاء بنی شمس ...... الخ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

صحابہ کا بھی اللہ تعالیٰ سے پیار کا یہ عجیب انداز ہے اور اس کیلئے ان کے تیاری کے بھی عجیب رنگ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ حضرت حمزہ حضرت عبداللہ بن جحش کے خالو تھے اور شہادت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ترکہ کے ولی بنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو خیبر میں مال خرید کر دیا۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 90، عبداللہ بن جحشؓ مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت عبداللہ بن جحش کو صائب الرائے ہونے کی فضیلت بھی حاصل تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے متعلق جن صحابہ سے مشورہ مانگا ان میں آپ بھی شامل تھے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 3، صفحہ 16، عبداللہ بن جحشؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ اُحد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی پر حضرت عبداللہ بن جحش کی ہمشیرہ کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں جو تاریخ میں اس طرح آیا ہے یا آپ نے اپنے الفاظ میں اس طرح بیان کیا کہ ’’اس جنگ میں یعنی اُحد کی جنگ میں ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح بلند حوصلگی اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کیا اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور دلجوئی کی۔ اس جنگ کے حالات سے پتا چلتا ہے کہ آپ اخلاق کے کتنے بلند ترین مقام پہ کھڑے تھے اور اس جنگ میں صحابہ کی عدیم المثال قربانیوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ میں اس وقت کی بات کر رہا ہوں جب آپ جنگ ختم ہونے پر مدینہ واپس تشریف لا رہے تھے۔ مدینہ کی عورتیں جو آپ کی شہادت کی خبر سن کر بیقرار تھیں۔ اب وہ آپ کی آمد کی خبر سن کر آپ کے استقبال کے لئے مدینہ سے باہر کچھ فاصلہ پر پہنچ گئی تھیں۔ ان میں آپ کی ایک سالی حمنہ بنت جحش بھی تھیں۔ ان کے تین نہایت قریبی رشتہ دار جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا کہ اپنے مُردہ کا افسوس کرو۔ یہ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہارا عزیز مارا گیا ہے۔ حمنہ بنت جحش نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس مُردہ کا افسوس کروں۔ آپ نے فرمایا تمہارا ماموں حمزہ شہید ہو گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت حمنہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور پھر کہا اللہ تعالیٰ ان کے مدارج بلند کرے وہ کیسی اچھی موت مرے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اچھا اپنے ایک اور مرنے والے کا افسوس کر لو۔ حمنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا؟ آپ نے فرمایا تمہارا بھائی عبداللہ بن جحش بھی شہید ہو گیا ہے۔ حمنہ نے پھر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کہا الحمد للہ وہ تو بڑی اچھی موت مرے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا حمنہ! اپنے ایک اور مُردے کا بھی افسوس کرو۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا؟ آپ نے فرمایا تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا۔ یہ سن کر حمنہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور اس نے کہا ہائے افسوس۔ یہ دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

کلامُ الامام

’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 379)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

دیکھو عورت کو اپنے خاوند کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جب میں نے حمنہ کو اس کے ماموں کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے پڑھا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ جب میں نے اسے اس کے بھائی کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے پھر بھی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہی پڑھا۔ لیکن جب میں نے اس کے خاوند کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے ایک آہ بھر کر کہا کہ ہائے افسوس اور وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکی اور گھبرا گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو ایسے وقت میں اپنے عزیز ترین رشتہ دار اور خونی رشتہ دار بھول جاتے ہیں لیکن اسے محبت کرنے والا خاوند یاد رہتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حمنہ سے پوچھا تم نے اپنے خاوند کی وفات کی خبر سن کر ہائے افسوس کیوں کہا تھا؟ حمنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کے بیٹے یاد آ گئے تھے کہ ان کی کون رکھوالی کرے گا۔“

(یہاں خاوند کی محبت اپنی جگہ۔ ایک محبت کرنے والا خاوند ہو تو بیوی یاد رکھتی ہے۔ لیکن اس کے بچوں کی فکر تھی۔ اس کا اظہار انہوں نے کیا۔ اور اس میں آجکل کے مَردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی سبق ہے کہ محبت کرنے والے خاوند بنیں اور بچوں کی فکر کرنے والی مائیں بنیں۔ اور محبت کرنے والے خاوند بننے کے لئے بیوی اور بچوں کے حق ادا کرنے بھی ضروری ہیں جس کی آجکل بڑی شکایتیں ملتی ہیں کہ حق ادا نہیں ہو رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیسا خوبصورت ارشاد فرمایا) ”آپ نے حمنہ کو فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کی تمہارے خاوند سے بہتر خبر گیری کرنے والا کوئی شخص پیدا کرے۔ یعنی بچوں کی خبر گیری کرنے والا کوئی بہتر شخص پیدا ہو جائے۔ چنانچہ اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت طلحہ کے ساتھ ہوئی اور ان کے ہاں محمد بن طلحہ پیدا ہوئے۔ مگر تاریخوں میں ذکر آتا ہے کہ حضرت طلحہ اپنے بیٹے محمد کے ساتھ اتنی محبت اور شفقت نہیں کرتے تھے جتنی کہ حمنہ کے پہلے بچوں کے ساتھ اور لوگ یہ کہتے تھے کہ کسی کے بچوں کو اتنی محبت سے پالنے والا طلحہ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا۔“

(ماخوذ از ’مصائب کے نیچے برکتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں‘، انوار العلوم، جلد 19، صفحہ 56 تا 57)

پھر دوسرا ذکر حضرت کعب بن زید کا ہے جو صحابی ہیں۔ آپ کا نام کعب بن زید بن قیس بن مالک ہے قبیلہ بنونجار سے آپ کا تعلق تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو اُمیّہ بن ربیعہ بن صخر کا تیر لگا تھا۔ آپ بئر معونہ کے اصحاب میں سے ہیں جہاں ان کے سب ساتھی شہید ہو گئے تھے۔ صرف آپ ہی زندہ بچے تھے۔

(الاستیعاب، جلد 3، صفحہ 376، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

بئر معونہ جو ہے وہ جگہ وہ ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک قبیلے کے کہنے پر اپنے ستّر صحابہ کو بھیجا جن میں سے بہت سارے حافظ قرآن اور قاری تھے اور ان لوگوں نے دھوکہ سے ان سب کو شہید کر دیا سوائے حضرت کعب کے اور آپ بھی بئر معونہ کے واقعہ میں اس لئے زندہ بچے کہ آپ اس وقت پہاڑی پر چڑھ گئے تھے اور بعض روایات کے مطابق کفار نے حملہ کر کے آپ کو بھی بڑا شدید زخمی کر دیا تھا اور کافر آپ کو مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے۔ لیکن اس وقت آپ میں جان تھی اور اس کے بعد پھر کچھ دنوں میں وہ مدینہ پہنچے اور پھر ان کو زندگی بہرحال مل گئی اور ٹھیک ہو گئے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ ایم۔اے، صفحہ 518 تا 519)

تیسرا ذکر حضرت صالح شُقران کا ہے۔ ان کا نام صالح تھا اور لقب شُقران تھا اور اسی سے آپ معروف تھے۔ حضرت صالح شُقران حضرت عبداللہ بن عوف کے حبشی نژاد غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی خدمت گزاری کے لئے پسند فرمایا اور حضرت عبدالرحمن کو قیمت دے کر ان سے خرید لیا اور بعض روایات کے مطابق حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان کو بلا معاوضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کیا تھا۔

(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 392 شقران ؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت صالح شُقران غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ چونکہ اس وقت مملوک تھے آزاد نہیں تھے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ مقرر نہ فرمایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صالح شُقران کو قیدیوں کا نگران مقرر فرمایا۔ حضرت صالح شُقران جن لوگوں کے قیدیوں کی نگرانی کرتے تھے وہ بدلہ میں خود معاوضہ دیتے تھے۔ چنانچہ ان کو مال غنیمت سے زیادہ مال حاصل ہوا۔ (سیرت ابن کثیر، باب ذکر عبیدہؓ...... صفحہ 750، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)۔ مال غنیمت میں تو حصہ نہیں ملا لیکن اس نگرانی کی وجہ سے مال غنیمت سے زیادہ مال ان کو ملا“۔ ”غزوۂ بدر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد فرما دیا تھا“ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 392، شقران مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت جعفر بن محمد صادق کہتے ہیں کہ حضرت شُقران اہل صُفّہ میں سے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد اوّل صفحہ 348، ذکر اھل الصفۃ، مطبوعہ مکتبۃ الایمان المنصورہ 2007ء)۔ ان لوگوں میں سے تھے جو ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر بیٹھے رہتے تھے۔ حضرت شُقران کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل اور تدفین میں بھی شامل تھے۔ (الاصابہ، جلد 3، صفحہ 284، شقران، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قمیص میں ہی غسل دیا گیا اور آپ کی قبر میں حضرت علی، حضرت فضل بن عباس، حضرت قُثَم بن عباس اور حضرت شُقران اور حضرت اوس بن خَوَلِی داخل ہوئے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 84، حدیث 7143، جماع ابواب التکبیر علی الجنائز...... الخ مکتبہ الرشد ریاض 2004ء)

حضرت شُقران اس بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے ہی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے مخملی چادر بچھائی تھی۔ (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الثوب الواحد...... الخ حدیث 1047)

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق وہ سرخ رنگ کی مخملی چادر تھی۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب جعل القطیفۃ فی القبر، حدیث 2241)۔ یہ وہ چادر تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت شُقران بیان کرتے تھے کہ میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا اس کو اوڑھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چادر کو اوڑھتے اور بچھایا بھی کرتے تھے۔ (المنھاج بشرح صحیح مسلم از امام نووی، صفحہ 749، کتاب الجنائز، باب جعل القطیفۃ فی القبر، حدیث 967، مطبوعہ دار ابن حزم 2002ء)

غزوہ مُریسیع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شُقران کو قیدیوں اور اہل مُریسیع کے کیمپوں سے جو مال و متاع اور اسلحہ اور جانور وغیرہ ملے تھے ان پر نگران مقرر فرمایا تھا۔ (امتاع الاسماع، جلد 6، صفحہ 316 فصل فی ذکر موالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1999ء)۔ اس لحاظ سے بڑے قابل اعتماد، قابل اعتبار تھے۔ نگرانی کیا کرتے تھے۔ ان کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت شُقران کے صاحبزادے عبدالرحمن بن شُقران کو حضرت ابوموسیٰ اشعری کی طرف روانہ کیا اور لکھا کہ میں تمہاری طرف ایک صالح آدمی عبدالرحمن بن صالح شُقران کو بھیج رہا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کے والد کے مقام کا لحاظ رکھتے ہوئے اس سے سلوک کرنا۔ (الاصابہ، جلد 5، صفحہ 31، عبدالرحمن بن شقران، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

یہ وہ مقام تھا جو اسلام نے غلاموں کو بھی دیا کہ نہ صرف غلامی سے آزاد کیا بلکہ ان کی اولادیں بھی قابل احترام ٹھہریں۔ ایک روایت ہے کہ حضرت شُقران نے مدینہ میں رہائش اختیار کی تھی اور آپ کا ایک گھر بصرہ میں بھی تھا۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں آپ کی وفات ہوئی۔ (الاصابہ، جلد 3، صفحہ 285، شقرانؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005) (امتاع الاسماع، جلد 6، صفحہ 316، فصل فی ذکر موالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1999ء)

اگلا ذکر ہے حضرت مالک بن دُخشُم کا۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بنوغَنم بن عوف سے تھا۔ آپ کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام فُرَیعہ تھا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 282، مالک بن الدخشم، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

علماء اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا حضرت مالک بن دُخشُم بیعت عُقبہ میں شریک ہوئے تھے یا نہیں۔ ابن اسحاق اور موسیٰ بن عُقبہ کے نزدیک آپ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ بہرحال یہ علماء کی بحث چلتی ہی رہتی ہے۔ حضرت مالک بن دُخشُم غزوہ بدر، اُحد، خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمرکاب رہے۔ (الاستیعاب، جلد 3، صفحہ 405 تا 406، مالک بن الدخشم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

سہیل بن عمرو قریش کے بڑے اور باعزت سرداروں میں سے ایک تھے۔ وہ جنگ بدر میں مشرکین کی طرف سے شامل ہوئے اور ان کو حضرت مالک بن دُخشُم نے قیدی بنایا۔

روایت میں آتا ہے کہ عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے غزوہ بدر کے دن سہیل بن عمرو کو تیر مارا جس سے ان کی رَگ کٹ گئی تھی۔ میں بہتے ہوئے خون کے دھبوں کے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

”جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا
اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اس کے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو“
(جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

”اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ پسند کرتا ہے کہ
اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے“
(جامع ترمذی، کتاب الدعوات)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

پیچھے چلتا گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مالک بن دُخشُم نے اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑا ہوا تھا۔ میں نے کہا یہ میرا قیدی ہے۔ میں نے اسے تیر مارا تھا۔ لیکن حضرت مالک نے کہا کہ یہ میرا قیدی ہے میں نے اسے پکڑا ہے۔ پھر وہ دونوں سہیل کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل کو ان دونوں سے لے لیا اور رَوْحَاء کے مقام پر سہیل حضرت مالک بن دُخشُم کے ہاتھ سے نکل گیا۔ حضرت مالک نے لوگوں میں بلند آواز سے صدا لگائی اور اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ جس کو بھی وہ ملے اسے قتل کر دیا جائے۔ جنگ کے لئے آئے تھے۔ مسلمانوں سے لڑائی کی تھی۔ قیدی بنے تو وہاں سے نکل گئے۔ دوبارہ خطرہ پیدا ہو سکتا تھا کہ بہرحال وہ جنگی قیدی تھا۔ اس کے لئے حکم ہوا۔ لیکن اس کی زندگی بچنی تھی۔ سہیل بن عمرو بجائے کسی اور کو ملتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ملا۔ لیکن جب ملا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اگر کسی اور صحابی کے ہاتھ چڑھ جاتا تو وہ قتل کر دیتے۔ لیکن چونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اس لئے آپ نے قتل نہیں کیا۔''

(یہ اُسوہ ہے اور آپ کا یہ اُسوہ ان ظالموں کو جواب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے ظلم کیا اور قتل و غارت کی کہ قتل کا جو سزاوار تھا جس کے لئے فیصلہ بھی ہو چکا تھا وہ بھی جب آپ کو نظر آیا تو آپ نے اسے قتل نہیں کیا)''ایک روایت کے مطابق سہیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیکر کے درختوں کے جھنڈ میں ملا تھا۔ جس پر آپ نے حکم دیا کہ اس کو پکڑ لو۔ اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھ دیئے گئے۔ یعنی قید کر لیا گیا۔'' (تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد 12، جزء 24، صفحہ 333، سہیل بن عمرو بن عبد شمس ...... مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

صحیح بخاری میں یہ روایت ہے کہ حضرت عِتْبَان بن مالک جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان انصاری صحابہ میں سے تھے جو بدر میں شریک ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! میری بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارشیں ہوتی ہیں تو اس نالے میں جو میرے اور ان کے درمیان ہے سیلاب آ جاتا ہے اور میں ان کی مسجد میں آ کر انہیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے پاس آئیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں اور میں اسے مسجد بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ میں آؤں گا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن صبح جس وقت دن چڑھا تو میرے ہاں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مانگی۔ میں نے آپ کو اجازت دی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ وہ کہتے ہیں میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے آپ کو بتایا کہ یہاں میں چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے وہاں کھڑے ہو گئے۔ وہاں نماز پڑھی اور اللہ اکبر کہا اور ہم بھی کھڑے ہو گئے اور صف باندھ لی۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر سلام پھیرا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے آپ کو خَزِیرَہ گوشت اور آٹے یا روٹی سے تیار کردہ جو کھانا ہوتا ہے۔ وہ پیش کرنے کے لئے روک لیا جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ گھر میں محلے کے کچھ اور آدمی اِدھر اُدھر سے آ گئے۔ جب وہ اکٹھے ہو گئے تو ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا کہ مالک بن دُخشُم کہاں ہے؟ تو ان میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ شاید نہ آنے کی وجہ سے کہا۔ اس علاقے میں رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہو کیا تم اسے نہیں دیکھتے کہ اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کیا ہے۔ اور اس سے وہ اللہ کی رضامندی ہی چاہتا ہے۔ اس کہنے والے نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ ہم تو اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقین کے لئے ہی دیکھتے ہیں۔'' (شاید دل کی نرمی کی وجہ سے وہ چاہتے ہوں گے کہ منافقین کو بھی تبلیغ کریں اور ان کو اسلام کے قریب لائیں۔ اس لئے ہمدردی بھی رکھتے ہوں گے اور اس کی وجہ سے صحابہ میں غلط فہمی پیدا ہو گئی تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یقیناً اس شخص پر آگ حرام کر دی ہے جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کیا بشرطیکہ وہ اس اقرار سے اللہ کی رضامندی چاہتا ہو۔'' (صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب المساجد فی البیوت، حدیث 425)

تو یہ جواب ہے ان نام نہاد علماء کو بھی جو کفر کے فتوے لگانے والے ہیں اور خاص طور پر احمدیوں پر اس حوالے سے ظلم کرنے والے ہیں۔ یہ نام نہاد علماء کے اپنے فتووں نے ہی مسلمان ملکوں کے امن و سکون کو برباد کیا ہوا ہے۔ پاکستان میں آجکل لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ تنظیم چلی ہوئی ہے۔ وہ نعرے تو لگاتے ہیں۔ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے اس کو بھی تم یہ نہ کہو کہ مسلمان نہیں ہے۔ اگر وہ اللہ کی رضا چاہتے ہوئے یہ بات کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی ہے۔ اور یہ کہتے ہیں نہیں تم لوگ اللہ کی رضا چاہتے ہوئے نہیں کہتے۔ دلوں کا حال یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے قوم کو بچا کے رکھے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عِتْبَان بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضرت مالک بن دُخشُم منافق ہیں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی شہادت نہیں دیتا۔ عِتْبَان نے جواب دیا کیوں نہیں مگر اس کی گواہی کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ وَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ لیکن اس کی نماز کوئی نماز نہیں ہے۔ (شاید ان لوگوں میں سے بھی بعض لوگوں میں آجکل کے بعض مولویوں کی طرح یہ سختی تھی۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی طرف سے کسی قسم کی رائے قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 230، مالک بن الدخشم، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) دلوں کا حال صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا لیکن ان علماء اور خاص طور پر پاکستانی علماء کے بقول ان کے پاس یہ سند ہے، لائسنس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جو چاہیں ظلم کرتے رہیں۔

حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت مالک بن دُخشُم کو برا بھلا کہا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ کہ تم میرے ساتھیوں کو برا بھلا مت کہو۔

(الاستیعاب، جلد 3، صفحہ 406، مالک بن الدخشم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک سے واپسی پر مدینہ سے تھوڑے فاصلے پر ایک جگہ ذی اَوَان میں قیام فرمایا تو آپ کو مسجد ضرار کے بارے میں وحی نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن دُخشُم اور حضرت مَعن بن عَدی کو بلا بھیجا اور مسجد ضرار کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مالک بن دُخشُم اور حضرت مَعن بن عدی تیزی سے قبیلہ بنو سالم پہنچے جو کہ حضرت مالک بن دُخشُم کا قبیلہ تھا۔ حضرت مالک بن دُخشُم نے حضرت معن سے کہا کہ مجھے کچھ مہلت دو یہاں تک کہ میں گھر سے آگ لے آؤں۔ چنانچہ وہ گھر سے کھجور کی سوکھی ٹہنی کو آگ لگا کر لے آئے۔ پھر وہ دونوں مسجد ضرار گئے اور ایک روایت کے مطابق مغرب اور عشاء کے درمیان وہاں پہنچے اور وہاں جا کر اس کو آگ لگا دی اور اس کو زمین بوس کر دیا۔'' (شرح زرقانی علیٰ مواہب اللدنیہ، جلد 4، صفحہ 97 تا 98، باب غزوہ تبوک، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

تو کسی غلط فہمی کی وجہ سے ہم صحابہ پر بدظنی نہیں کر سکتے۔ جن کے بارے میں بعض لوگوں کا یہ تاثر تھا کہ شاید یہ غلط راستہ پر چلے ہوئے ہیں یہاں تک کہ انہیں منافق بھی کہہ دیا لیکن بعد میں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے منافقین کے مرکز کی تباہی کرنے والے بنے اور اس کو ختم کرنے والے بنے۔

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی توفیق عطا فرمائے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں اور کس حد تک ہم ان کو پورا کرنے والے ہیں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنا چاہئے
کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے''

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 53)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

کلامُ الامام

''یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے
جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 137)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ماریشس 2005

جلسہ سالانہ ماریشس سے حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

جھوٹ بولنا، جھوٹی افواہیں پھیلانا اور جھوٹی گواہی دینا ایسی چیزیں ہیں جو معاشرہ کا امن تباہ کر دیتی ہیں اور خدا تعالیٰ سے دُور کر دیتی ہیں

ہر نیکی کو اختیار کریں اور ہر برائی سے بچیں، ہر احمدی کو ہر لحاظ سے خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع زندگی بسر کرنی چاہئے

ایک احمدی مسلمان کو دوسروں سے بڑھ کر اپنے ملک کا خیر خواہ اور وفادار رہنا چاہئے

اجتماعی بیعت، تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی پر طلباء کو میڈل اور سرٹیفکیٹ، منسٹر آف یوتھ اور سپورٹس کا خطاب، فیملی ملاقاتیں، اخبارات و میڈیا میں کوریج

Botanical Garden کا وزٹ، Triolet جماعت کا وزٹ اور مسجد عمر کا معائنہ، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ماریشس کے ساتھ میٹنگ اور ہدایات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

03 دسمبر 2005ء (بروز ہفتہ)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

لجنہ اماء اللہ سے خطاب

11 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ سے خطاب کیلئے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ 12 بجکر 10 منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے جہاں صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس نے اپنی انتظامیہ کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ جونہی حضور انور لجنہ کی مارکی میں داخل ہوئے تو خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

سوا بارہ بجے لجنہ کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے کریول زبان میں ترجمہ سے ہوا۔ بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام ''یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی'' سے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے گئے۔

اس کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی سرٹیفکیٹ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے میڈل تقسیم فرمائے۔ درج ذیل احمدی طالبات نے یہ سرٹیفکیٹ اور میڈل حاصل کئے۔

عزیزہ بشارت تیجو صاحبہ
Zeinah بھنو صاحبہ
Shafeenaz بی بی سدھن صاحبہ
Basheema تنویر صاحبہ
نسیمہ قدیر صاحبہ
سبرینہ Hosany صاحبہ
خدیجہ بشریٰ تیجو صاحبہ
Hannah بُدھن صاحبہ
طیبہ بتول سلطان غوث صاحبہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب بچیوں کے لئے مبارک فرمائے۔ اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: کسی بھی قوم کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیونکہ مستقبل کی نسلیں اس کی گود میں پرورش پا رہی ہوتی ہیں۔ پس آپ جو اس ملک کی رہنے والی احمدی خواتین ہیں اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔

یاد رکھیں بچے عموماً ماں باپ کا مزاج دیکھتے ہیں، ان کے عمل دیکھتے ہیں، ان کے نمونے دیکھتے ہیں اور سب سے زیادہ ماؤں کے نمونے اثر انداز ہوتے ہیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں بچہ ماں کے قریب سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے مَیں آج یہاں احمدی ماؤں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے بچے احمدیت پر قائم رہیں اور جس انعام کو آپ کے والدین نے حاصل کیا یا بعض صورتوں میں آپ نے خود بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوئیں اس انعام اور فضل کے آپ کے بچے بھی حقدار بنے رہیں۔ تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق چلانا ہوگا اور اپنی اولادوں کی تربیت بھی کرنی ہوگی اور اس کیلئے سب سے بڑا نمونہ آپ کا ہے۔ اور ان نمونوں میں سب سے مثالی چیز دعا ہے اور دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔

حضور نے فرمایا: پس اگر آپ لوگوں نے اس حقیقت کو پہچان لیا تو اپنے مقصد کو پا لیا۔ آپ کی نمازیں اور دعائیں آپ کے بچوں کی تربیت کی بھی ضمانت بن جائیں گی۔ پس سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ اپنی نمازوں کو سنوار کر وقت پر ادا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیات نے عبادتوں کی وہ مثالیں قائم کی ہیں کہ مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر عورتوں نے اپنے اندر یہ نمونے قائم کئے ہیں۔

حضور نے فرمایا: اس وقت مَیں حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کی یہاں مثال دیتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری زوجہ تھیں۔ آپ نمازوں کی بڑی پابندی کیا کرتی تھیں۔ روزانہ صرف نمازوں کی ادائیگی میں پابندی نہیں بلکہ وقت پر ادائیگی کی پابندی بھی فرماتی تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ آپ کا یہ حال تھا کہ نماز کا وقت ہونے پر وضوء کر کے نماز کا انتظار کر رہی ہوتی تھیں اور نماز کے بعد اپنے اردگرد کے بچوں کو کہتیں کہ لڑکیو تم بھی نماز پڑھو۔ اس طرح اپنے عملی نمونہ سے نصیحت فرماتیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ نمازیں نہیں پڑھ رہیں اور کوئی نیکی کا کام نہیں کر رہیں اور اپنے بچوں کو نصیحت کر رہی ہیں تو اس کا نیک اثر نہیں ہوگا۔ حضرت اماں جانؓ اس طرح نمازوں کی طرف خاص توجہ دلایا کرتی تھیں۔ ایک خاتون کہتی ہیں کہ ایک دفعہ مَیں اپنی بچی کی پیدائش کے بعد حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں بچی کو دعا اور برکت کی غرض سے لے کر آئی۔ اور بھی خواتین موجود تھیں۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت اماں جانؓ نماز پڑھنے تشریف لے گئیں اور ہم بیٹھے رہے۔ واپس آئیں اور فرمایا لڑکیو نماز ادا کر لی ہے؟ تو اس پر ہم نے کہا کہ بچے نے پاخانہ وغیرہ کیا ہوگا تو گھر چل کر پڑھ لیں گے۔ اس پر حضرت اماں جانؓ نے فرمایا: ''دیکھو بچوں کے بہانے نماز ضائع نہ کیا کرو۔ بچے خدا کا انعام ہوتے ہیں۔ یہ بہانہ بنا کر بچوں کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب نہ بناؤ۔''

تو دیکھیں آپ کو نمازوں کی حفاظت کا کس قدر فکر تھا۔ اس زمانے کے امام کی اہلیہ تھیں۔ آپ کو فکر کیوں نہ ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آپ ہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل چلنی تھی۔

حضور نے فرمایا: یہ وجود جماعت کے لئے بابرکت وجود تھا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ آپ کے پاس خدمت گزار ہوتے تھے، گھر کے کام نہیں ہوتے تھے اس لئے وقت پر عبادت کر سکتی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ کے بارہ میں آتا ہے کہ بہت سے کام خود کرتی تھیں۔ بچیوں کی شادیوں پر جہیز خود تیار کرتیں۔ بہت سی عورتیں گھر رہتی تھیں۔ اگر کسی کو بھوک لگ جاتی تو روٹی کا مطالبہ ہوتا اور روٹی پکانے والی کسی کام میں مصروف ہوتی تو آپ مہمان کو خود روٹی پکا کر دے دیا کرتی تھیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود نمازوں کی طرف توجہ کی اور کبھی نماز قضاء نہیں کرتی تھیں۔

حضرت امّاں جانؓ فرمایا کرتی تھیں: یہ بچے اُس خدا کا انعام ہیں جس نے کہا کہ پانچ وقت میری عبادت کرو۔ پس اگر اِس انعام سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہو تو کبھی خدا کی عبادت سے غافل نہ ہو۔ ایک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے اس بہانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ یہ انعام واپس لے لے اور تم خالی ہاتھ ہو جاؤ۔ حضور انور نے فرمایا: جس بچے کی خاطر تم نمازیں چھوڑ رہی ہو بڑا ہو کر تمہارے لئے زحمت بن جائے۔ لڑکا ہے تو بُری صحبت پڑ جائے اور بڑھاپے میں ماں باپ کا سہارا بننے کی بجائے بوجھ بن جائے۔ والدین کا نافرمان بن جائے۔ لڑکی ہو تو معاشرے کے زیر اثر آکر معاشرہ سے متاثر ہو کر گھر سے بغاوت کرنے والی بن جائے۔

حضور انور نے فرمایا: پس بہترین ذریعہ تربیت کا نماز ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ اپنے لئے، اپنی اولاد کیلئے دعائیں کرو، دین پر قائم رہنے کیلئے، ان کے روشن مستقبل کیلئے جہاں خدا تعالیٰ آپ کی یہ دعائیں قبول فرما رہا ہوگا وہاں ان نمونوں کے زیر اثر جو عبادتوں کے آپ قائم کر رہی ہوں گی، آپ کی اولاد ان نیکیوں پر چلے گی۔ پس یہ نمازیں ہی ہیں جو آپ کی اولاد کی حفاظت کی ضمانت ہوں گی۔

حضور نے فرمایا: بہت سے ملاقات کے دوران پوچھتے ہیں کہ کوئی وظیفہ بتائیں کہ ہماری پریشانیاں دور ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کسی نے وظیفہ کے بارہ میں پوچھا تھا۔ آپؑ نے یہی فرمایا تھا کہ سب سے بڑی دعا نماز ہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس یہ خیال کہ اس کے علاوہ بھی کوئی دعا اور وظیفہ ہے، غلط ہے۔

حضور نے فرمایا: پس اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ اپنی اولاد کی نگرانی کریں کہ وہ نمازیں پڑھنے والی ہوں۔ بچوں کو نماز کی طرف توجہ دلانا جہاں ماؤں کا فرض ہے وہاں باپوں کا بھی فرض ہے۔ مرد یہ نہ سمجھیں کہ ان کی ذمہ داری نہیں۔ اس وقت عورتوں سے مخاطب ہوں ان کو توجہ دلا رہا ہوں۔ پس بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے نمونوں سے بھی اور توجہ دلا کر بھی۔

حضور انور نے فرمایا: بعض باپ اس فکر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہو رہی۔ بچوں کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ یہ نمازیں ہی ہیں جو معاشرے کی برائیوں سے بچائیں گی اور سیدھے راستے پر ڈالیں گی۔ پس اپنی اولاد کو نمازوں کی عادت ڈالیں۔ اگر ان کو نمازوں کی عادت پڑ گئی تو یہ برائیوں میں نہیں پڑیں گے۔ اگر کسی عارضی اثر کے تحت برائی میں پڑ بھی گئے تو نمازوں کی برکت سے انشاء اللہ سیدھے راستے پر آ جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں نمازوں کی طرف توجہ کریں تو وہاں قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس سے آپ کو اللہ کے احکامات کا پتا لگے گا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پڑھنا، خدا تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے کے لئے ایک احمدی مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے اتاری تھی کہ آپ کے ماننے والے اس پر عمل کریں، اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں، اللہ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں، اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں ایک حکم عورت کی حیا اور پردہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری زینت نامحرموں پر ظاہر نہ ہو۔ یعنی ایسے لوگ جو تمہارے قریبی رشتہ دار نہیں ہیں ان کے سامنے بے حجاب نہ جاؤ۔ جب باہر نکلو تو تمہارا چہرہ ڈھکا ہونا چاہئے۔ تمہارا لباس باحیاء ہونا چاہئے۔ ایسا اظہار نہ ہو جو غیر کے لئے کشش کا باعث ہو۔

حضور نے فرمایا: بعض لڑکیاں کام کا بہانہ کرتی ہیں کہ کام کرنے میں ایسا لباس پہننا پڑتا ہے جو اسلامی لباس نہیں ہے۔ پس ایسے کام نہ کرو جس میں ایسا لباس پہننا پڑے جس میں ننگ ظاہر ہو۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں تک حکم ہے کہ اپنی چال بھی ایسی نہ بناؤ کہ لوگوں کو توجہ پیدا ہو۔ پس احمدی عورتوں کو اپنے لباس کی اور پردہ کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ باہر سے، مغربی ممالک سے لوگوں کا یہاں آنا بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے بعض برائیاں، بے حیائیاں گھروں کے اندر داخل ہوگئی ہیں۔ ایک احمدی ماں اور بچی کا زیادہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچائے۔ فیشن میں اتنا آگے نہ بڑھیں کہ اپنی اوقات بھول جائیں۔ ایسی حالت نہ بنائیں کہ دوسروں کی نظریں آپ پر پڑیں۔ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ چھوٹی سی جگہ ہے اس لئے آپس میں گھلنے ملنے سے بعض باتوں کا خیال نہیں رہتا۔ اس لئے احمدی خواتین اور بچیوں کو جو کالجوں میں پڑھ رہی ہیں اپنی انفرادیت قائم رکھنی ہے۔ ان میں اور دوسروں میں فرق ہونا چاہئے۔ ان کے لباس اور حالت ایسی ہونی چاہئے کہ غیر لڑکوں کو ان پر نظر ڈالنے کی جرأت نہ ہو۔ روشن خیالی کے نام پر احمدی بچی کی ایسی حالت نہ ہو کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق نظر نہ آئے۔ پس احمدی ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں، حفاظت کریں، تربیت کریں، پیار سے سمجھاتی رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی بچیاں جو اپنی ہوش کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے منسوب ہوتی ہیں جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔ اگر آپ خدا کے حکم پر چل رہی ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں رہنے کا کیا فائدہ ہے؟

حضور انور نے فرمایا: آپ کل کی مائیں ہیں۔ اگر ان کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوگا تو آئندہ احمدی نسلیں محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔ پس ہر احمدی خاص توجہ کرے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تاکہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو، خدا کے حکموں پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنے والا ہو۔ اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کر لیا تو آپ کی اولادیں محفوظ ہو جائیں گی، آپ کے گھر برکت سے بھر جائیں گے۔ آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہو جائے گی۔

اللہ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ مثالی احمدی بن جائیں۔ مرد بھی آپ سے نمونہ حاصل کرنے والے ہوں اور آپ کا شمار ان عورتوں میں ہو جو انقلاب کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ آپ کو آسان انقلاب لانے کا باعث بنائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب ڈیڑھ بجے تک جاری رہا جو MTA پر Live نشر ہوا۔ کریول زبان میں ساتھ ساتھ اس کا رواں ترجمہ عزیزہ ناہید Kussa صاحبہ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ماریشس کے ڈیفنس سیکرٹری سے ملاقات

بعد دوپہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ سوا پانچ بجے سہ پہر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہو کر جلسہ گاہ تشریف لائے۔ ماریشس کے ڈیفنس سیکرٹری Mr. Seebaluck حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کیلئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کو ماریشس آنے پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ماریشس کی خوش نصیبی ہے کہ آپ جیسی شخصیت نے ماریشس کی سرزمین پر قدم رکھا ہے۔

ڈیفنس سیکرٹری نے حضور انور کی خدمت میں ماریشس کے اقتصادی حالات بہتر ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کل ٹورسٹ انڈسٹری بڑھ رہی ہے۔ نئے مقامات پر ٹورسٹ کی دلچسپی ہو تا کہ زیادہ آئیں۔ کاٹن اگائیں اور درخت لگائیں تاکہ زیادہ لکڑی مہیا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: انڈیا، کمپیوٹر انڈسٹری میں بہت آگے بڑھا ہے۔ پاکستان میں بھی کوشش جاری ہے۔ ماریشس کو بھی اس میدان میں آگے بڑھنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ماریشس کی حکومت میں سیاسی استحکام ہو تو بہت ترقی کر سکتی ہے۔ حضور کے یہاں قیام کے دوران سہولیات دیئے جانے کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے مجھے جو سہولیات دی ہیں وہ میری توقع سے بڑھ کر ہیں۔

حضور نے فرمایا: میں دعا کروں گا۔ آپ کے وزیر اعظم ملک سے باہر ہیں۔ ان سے ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔ جو تجاویز دی ہیں ان کے سامنے بھی رکھیں۔ ملاقات کے آخر پر ڈیفنس سیکرٹری نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

فیملی ملاقاتیں

اسکے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ ماریشس کی درج ذیل سات جماعتوں

Montagne Blanche	Triolet
New Grove	Phoenix
Montagne Longue	Stanley
Union Park	

کی 30 فیملیز کے 317 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

فیملی ملاقاتوں کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم بشارت احمد نوید صاحب مبلغ ماریشس نے سات نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔ دعا کے بعد جن فیملیز کے نکاح ہوئے تھے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا جس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

اخبارات میں کوریج

آج ملک کے مختلف اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ماریشس میں آمد، جلسہ میں شرکت اور جلسہ کے انعقاد کے حوالہ سے خبریں اور آرٹیکل شائع کئے۔

❁ حکومت کے روزنامہ اخبار Le Matinal نے اپنی 3 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں لکھا کہ:

''احمدیہ مسلم جماعت ماریشس کا جلسہ سالانہ جمعہ 2 دسمبر سے Triani میں واقع جلسہ گاہ میں شروع ہوگیا ہے۔ یہ جلسہ تین روز تک جاری رہے گا۔ اس جلسہ میں تین ہزار سے زائد افراد شرکت کر رہے ہیں۔ اس جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کے پانچویں سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ جو 11 دسمبر تک ماریشس میں ہوں گے شرکت کر رہے ہیں۔

اخبار نے MTA (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) کے بارہ میں لکھا کہ یہ چینل جماعت کے ممبران کی تربیت اور اسلام کے پیغام کو پھیلانے کیلئے ہے۔ اس کی نشریات 24 گھنٹے کی ہیں جو دنیا کی سات مختلف زبانوں میں براہ راست نشر ہوتی ہیں۔ یہ اپنی نوعیت کا دنیا میں واحد اسلامی چینل ہے۔ یہ چینل ہر جمعہ کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اور اس چینل کی نشریات 150 سے زائد ممالک میں دیکھی جا رہی ہیں۔ اس کا سارا خرچ افراد جماعت کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں پورا ہوتا ہے۔

اخبار نے جماعت کے آغاز کے بارہ میں لکھا کہ احمدیہ مسلم جماعت کا آغاز 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے انڈیا کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں ''قادیان'' میں کیا تھا۔ جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام دنیا کیلئے مسیح اور مسلمانوں کیلئے وہی مہدی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ جماعت کا خوبصورت پیغام محبت اور امن کا پیغام ہے۔

جماعت کے افریقہ میں تقریباً 400 اسکول انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اسی طرح اسلامی تعلیم پر مشتمل مکمل ویب سائٹ ''الاسلام'' ہر قسم کی معلومات فراہم کر رہی ہے۔ جلسہ اتوار کو اختتام پذیر ہوگا۔

❁ ایک دوسری اخبار Le Mauricien نے اپنی 3 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کرتے ہوئے ''ماریشس میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ'' کے عنوان کے تحت لکھا کہ:

''گزشتہ روز سے جماعت احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ Triano میں واقع جلسہ گاہ میں شروع ہوگیا ہے۔ اس مرتبہ اس جلسہ کی خصوصیت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4 دسمبر تک اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ قریباً تین ہزار افراد اس جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔

احمدیہ کمیونٹی کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے 1889ء میں رکھی۔ پہلا جلسہ سالانہ 1891ء میں انڈیا میں شروع ہوا۔ جس میں 75 افراد نے شرکت کی۔ ہر ملک جہاں جماعت قائم ہے وہاں اس قسم کا جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ ماریشس میں جماعت 1915ء میں قائم ہوئی۔ اور یہاں جماعت کی 14 مساجد ہیں اور پانچ ہزار کے قریب ممبر ہیں۔ جماعت دنیا کے 178 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ اس جلسہ کا مقصد علم میں اضافہ اور اس مادی دور میں تین دن مکمل روحانی علم حاصل کرنا، ممبران کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنا اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو دعوت دے کر ان سے بات چیت کرنا ہے۔

اخبار نے جماعت احمدیہ ماریشس کے نمائندہ کے حوالہ سے مزید لکھا کہ پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد 2003 میں خلیفہ منتخب ہوئے۔ ان کا دورۂ ماریشس ہماری کوششوں اور کاموں میں نئی روح پھونکے گا۔ اور ہماری جماعتی مصروفیات کو آگے بڑھائے گا۔ اس سے قبل چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد 1971، 1988 اور 1993ء میں ماریشس کا دورہ کر چکے ہیں جبکہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پہلا دورہ ہے۔

آپ ماریشس کے صدر مملکت Hon. Sir Anerood Jagnauth اور نائب صدر Hon. Raouf Bundhun سے ملاقات کر چکے ہیں۔

جماعت کے جلسہ میں درج ذیل دوسرے ممالک

Moyotte	Reunion
Madagascar	Rodrigues
South Africa	Seychelles
France	U.K
Comorose	India

کے نمائندوں نے شرکت کی۔

اس اخبار نے مزید لکھا کہ جماعت کا اپنا سیٹلائٹ ٹی وی چینل ہے جو دنیا کے 150 ملکوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جس کی نشریات 24 گھنٹے کی ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ اس ٹی وی چینل پر مختلف زبانوں میں ترجمے کے ساتھ Live نشر ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 11 دسمبر تک ماریشس میں قیام کریں گے۔

اخبار Le-Matinal اور اخبار Le Mauricien دونوں ملک کے نیشنل اخبار ہیں اور سارے ملک میں پڑھے جاتے ہیں۔ ان اخبارات اور ملک کے نیشنل ٹی وی کی خبروں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی آمد کے بارہ میں سارے ملک کے عوام تک پیغام پہنچا ہے۔ الحمدللہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 23 دسمبر 2005)

☆......☆......☆......

04 دسمبر 2005ء (بروز اتوار)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جلسہ سالانہ ماریشس کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ سوا چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں ماریشس اور جزیرہ راڈرگ (Rodrigues) کے چھ مرد احباب اور چھ خواتین نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرد احباب نے حضور انور کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا۔

اسکے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس نے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں شرکت کرنے والے بعض مہمانوں کا حضور انور سے تعارف کروایا۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ مخدوم شریف صاحب نے کی۔ بعد ازاں مختار دین تیجو صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام میں منتخب اشعار ترنم سے

پڑھ کر سنائے۔

نمایاں کارکردگی پر احمدی طلباء کو میڈل اور سرٹیفکیٹ

بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے احمدی طلباء کو سرٹیفکیٹ اور میڈل عطا فرمائے۔

درج ذیل 14 طلباء نے حضور انور کے دست مبارک سے سرٹیفکیٹ اور میڈل حاصل کئے۔

سلیم احمد صاحب
ابراہیم Ramjaun صاحب
طارق احمد Chitamun صاحب
بلال احمد سوکیہ صاحب
محمد Ackmez دولت صاحب
ارشد ابراہیم یعقوب صاحب
محمد نظام الدین Napaul صاحب
محمد اظہر بھنّوں صاحب
جنید مسلم صاحب
خالد علی بخش صاحب
فضل الرحمن حسن علی صاحب
عمر احمد سلطان غوث صاحب
شعیب ناصر احمد Jeeawoody صاحب
محمد Whalid Macksoodally صاحب

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب طلباء کے لئے مبارک فرمائے۔

منسٹر آف یوتھ اینڈ سپورٹس کا خطاب

اس تقریب کے بعد جلسہ کے اس آخری سیشن میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے منسٹر آف یوتھ اینڈ سپورٹس Hon. Sylvio Tang نے حاضرین جلسہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف نے کہا کہ وہ بہت مشکور ہیں کہ انہیں اس جلسہ میں مدعو کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں آپ کی جماعت کے قومی سطح پر کئے گئے کاموں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے ماریشس میں مختلف نظریات کے لوگوں میں امن، یک جہتی اور بھائی چارہ کی فضا کو فروغ دیا ہے اور مَیں حکومت کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جلسہ کی کامیابی کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا
جلسہ ماریشس سے اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اختتامی خطاب کیلئے جونہی ڈائس پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر، اسلام احمدیت زندہ باد۔ مرزا غلام احمد کی جے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور انور کا یہ خطاب بھی MTA پر Live نشر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مَیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس بات پر زور دیا تھا اور آپ کو توجہ دلائی تھی کہ جلسہ سالانہ کے یہ دن دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔ ہر وقت آپ کے دل میں خدا کی یاد رہے اور ہر وقت اس کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ اس وقت ممکن ہوگا جب اللہ کے احکامات پر عمل کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے بہتوں نے اس پر عمل کرنے کی کوشش کی ہوگی۔

وہ لوگ جنہوں نے یہ دن عبادت الٰہی اور خدا کی یاد میں گزارے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایمان اور روحانیت میں بڑھائے اور انہیں اللہ کا قرب حاصل ہو۔

حضور نے فرمایا: یہ ممکن نہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کر رہے ہوں لیکن آپ کا روحانی معیار بلند نہ ہو رہا ہو اور آپ دوسروں کے حقوق ادا نہ کر رہے ہوں اور برائیوں کو پیچھے نہ چھوڑ رہے ہوں۔

حضور نے فرمایا: ہم احمدی اس زمانے کے امام مسیح ومہدی کو ماننے والے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی سچی تعلیم سکھائی اور ہم کو سچا احمدی مسلمان بننا سکھایا اور ہمیں دو بنیادی فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ ایک اللہ کی عبادت اور دوسرے حقوق العباد۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تعلیمات میں ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ قرآن کریم کے دو بنیادی احکامات ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام اور اس سے محبت اور اس کی کامل فرمانبرداری اور دوسرے بنی نوع انسان سے ہمدردی اور خیر خواہی۔

حضور انور نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک اچھے مسلمان کی یہ صفات بیان فرمائی ہیں کہ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ قرآن کریم نے تو یہ کہا ہے کہ آپ کو انسان کی بھلائی اور بہتری کیلئے پیدا کیا ہے۔ سو ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی کو انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہو اور اس کی طرف سے بُرے رویّہ کا اظہار ہو اور مخلوق خدا کو تکلیف پہنچے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں انسان کی بھلائی کے لئے کام کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اور انسان کو اچھی باتوں کی طرف بلانے کی تعلیم دی ہے اور انسان کو اس کے خدا کی طرف اُس کے خالق کی طرف بلانے کی تعلیم دی ہے۔ اور خدا کے اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں تاکید کی ہے۔

پس ایک مسلمان سے ہر ایک کو فائدہ پہنچنا چاہیے اور مسلمان کو اپنوں میں سے ان لوگوں کو روکنا چاہئے جو دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور ان کے حقوق غصب کرتے ہیں اور خدا کی مخلوق کو بلا وجہ ہلاک کرتے ہیں اور معصوموں پر ظلم کرتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری جماعت کے لوگ جو مجھ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو اچھے اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں اور وہ سچائی پر قائم ہوں۔ کوئی برائی اُن سے سرزد نہ ہو۔ وہ پانچوں نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنے والے ہوں۔ جھوٹ نہ بولیں، اپنی زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ ان کے دل میں کوئی بُرا خیال نہیں آنا چاہئے۔ تمام بنی نوع انسان کی خیر خواہی وہمدردی ان کا اصول ہونا چاہئے۔ اللہ سے ڈرنے والے ہوں، اس کا تقویٰ اختیار کریں، اپنے ہاتھ سے، زبان سے کسی کو تکلیف نہ دیں، امانت میں خیانت نہ کریں۔ التزام کے ساتھ پنج وقتہ نماز ادا کرنے والے ہوں۔ چوری اور رشوت سے بچیں۔ جانی نقصان نہ پہنچائیں، ناانصافی اور ظلم نہ کریں، بُری صحبت اختیار نہ کریں۔ کسی کے مذہب پر تنقید نہ کریں۔ اچھی نصائح کرنے والے بنیں۔ دوسروں کو معاف کرنے اور درگزر سے کام لینے والے ہوں، صبر سے کام لینے والے ہوں۔ اگر کوئی آپ سے بُرا سلوک کرتا ہے اور تکلیف پہنچاتا ہے تو سلام کہیں اور علیحدہ ہو جائیں۔ آپ کے دل دھوکہ، کینہ اور بغض سے خالی ہوں۔ ہاتھ ظلم سے پاک ہوں۔ اور آنکھ ہر برائی سے پاک ہو۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ آپ کی طرف سے ہمدردی اور خیر خواہی کے سوا اور کچھ ظاہر نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیم پیش کی ہے۔ وہی شخص اتنی گہرائی میں جا کر ایسی تعلیم پیش کرسکتا ہے جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ ہم امام مہدی پر ایمان لائے۔ صرف ایمان لانا کافی نہیں بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہے۔ ہم اس وقت تک اپنے آپ کو سچا احمدی مسلمان نہیں کہہ سکتے جب تک کہ ہم خدا تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل نہ کریں۔ ہر نیکی کو اختیار کریں اور ہر بُرائی سے بچیں۔ پس ہر احمدی کو ہر لحاظ سے خدا تعالیٰ کے احکامات کے تابع زندگی بسر کرنی چاہئے۔ تبھی آپ سچے احمدی مسلمان سمجھے جائیں گے اور آپ کے کام اور عمل اچھے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی برکتوں کے ہم حقدار ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے بڑی ایک برائی جس کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے وہ جھوٹ بولنا ہے۔ اور جھوٹی افواہیں پھیلانا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو معاشرہ کا امن تباہ کر دیتی ہیں اور خدا تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر انسان یہ عہد کر لے کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گا تو وہ ہر قسم کی برائی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ایک دفتری آدمی اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے کام نہیں کرتا لیکن اپنی کمزوری کو چھپانے کیلئے یہ بہانہ بناتا ہے کہ فلاں فلاں وجہ سے کام نہیں کر سکا تو یہ بھی جھوٹ ہے۔ بعض دفعہ لوگ عدالت میں اپنا مقدمہ جیتنے کی خاطر جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ بول کر وہ دوسروں کے حق مار رہے ہوتے ہیں۔

بعض دفعہ وکیل اپنے Client کو کہتا ہے کہ تم صرف جھوٹ بول کر ہی اس مقدمہ کو جیت سکتے ہو۔ پھر اپیل در اپیل ہوتی ہے اور مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو چاہئے کہ جھوٹ سے بچے۔ کسی کو گالی نہ دے، بُری زبان استعمال نہ کرے۔ خدا تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ کسی کو بھی ایسی بات نہ کہیں جس سے اس کی دلآزاری ہو۔ بلکہ ہمیشہ بھلائی اور خیر خواہی کی بات کہیں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں اور قدر کریں۔ اس سے معاشرہ میں اچھا ماحول بنتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب ہر ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھے گا تو اس سے ایک پُر امن معاشرہ وجود میں آئے گا۔ یہاں تک کہ میاں بیوی اپنے گھروں میں خوش ہوں گے اور ہمسائے آپس میں خوش ہوں گے کیونکہ کوئی بھی دوسرے کے خلاف بُرا نہیں سوچ رہا ہوگا۔ افسر اور ماتحت ایک دوسرے سے راضی اور خوش ہوں گے۔ آقا اور غلام آپس میں مطمئن اور خوش ہوں گے اور خصوصاً جماعت میں آپ ایک دوسرے کا بڑھ چڑھ کر خیال رکھیں گے۔ اگر کسی میں کوئی غلطی اور برائی دیکھیں تو اُسے محبت و پیار سے سمجھائیں اور علیحدگی میں اُسے اس کی غلطی کی طرف توجہ دلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ بُرائیوں کے خلاف جہاد کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر ہر مذہب دوسرے مذہب کا احترام کرے اور کسی دوسرے مذہب کو ماننے والے کسی شخص کو تکلیف اور نقصان نہ پہنچائے تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کہ چاہئے کہ وہ اُسی روح کے ساتھ ملک کی ترقی میں حصّہ لے جس روح کے ساتھ وہ اپنے وطن سے محبت رکھتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کے لئے وطن سے محبت اس کے ایمان کا حصّہ ہے۔ ہر ایک احمدی مسلمان کو دوسروں سے بڑھ کر اپنے ملک کا خیر خواہ اور وفادار ہونا چاہئے۔ وطن سے محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہر ایک کو بتایا جائے کہ اپنے باہمی اختلافات مٹا کر متحد ہو کر وطن کی خدمت کریں اور مُلکی ترقی میں حصّہ لیں۔

آخر پر حضور انور نے احباب جماعت کو نصائح پر مشتمل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اللہ کا سچا بندہ بن جائیں۔ اور اس جلسہ کو چھوڑنے سے پہلے ہر مرد وعورت بوڑھے بچے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔ اللہ آپ کو خیریت سے واپس لے جائے۔ اور اس جلسہ کی برکات ہمیشہ آپ کی زندگیوں کا حصہ بنی رہیں۔

آخر پر حضور انور نے جلسہ کے اس آخری سیشن میں آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو اپنا قیمتی وقت نکال کر اس جلسہ میں شمولیت کیلئے تشریف لائے۔ حضور انور نے فرمایا ان کا یہاں آنا جماعت احمدیہ سے ان کی محبت اور برادرانہ تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب شام چھ بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں نے باری باری حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مکرم امیر صاحب ماریشس نے ساتھ ساتھ مہمانوں کا تعارف کروایا اور حضور انور نے ان کو شرف مصافحہ بخشا۔

جلسہ سالانہ ماریشس کے اس اختتامی پروگرام میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 36 مہمان شامل ہوئے جن میں وزیر مملکت برائے یوتھ (Youth) وسپورٹس، دو ممبران اسمبلی، میئر آف Quatre Bornes، میئر آف Beau Bassun روز ہل، پریذیڈنٹ آریہ سماج سناتن دھرم فیڈریشن، پریذیڈنٹ Befriendship ایسوسی ایشن اور بعض دیگر سرکردہ اور ڈاکٹرز احباب شامل تھے۔

مہمانوں سے ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ اور بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں اُردو، کریول، فرنچ، بنگلہ، بوزنین اور ٹرکش زبان میں دعائیہ نظمیں پڑھیں اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

فیملی ملاقاتیں

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ماریشس کی درج ذیل چھ جماعتوں

St.Pierre	Flacq
Curepipe	Rose Hill
Gentilly	Quarperb-Milltaire

کی 14 فیملیز اور گروپس کے 134 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اخبارات و میڈیا میں کوریج

ملکی اخبارات میں حضور انور کی آمد اور مصروفیات

اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کے حوالہ سے خبروں اور آرٹیکل کی اشاعت کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔

❁ **ملک کے ہفتہ وار نیشنل اخبار** "News on Snday" نے اپنی اشاعت ''2 رتا 8 ردسمبر 2005ء''میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صدر مملکت ماریشس کی ملاقات کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ:''حضرت مرزا مسرور احمد صاحب دو ہفتہ کے وزٹ پر سوموار کو یہاں پہنچے ہیں۔منگل 29 رنومبر کو آپ نے صدر مملکت Sir.Anerood Jugnaut اور بعد میں نائب صدر مملکت رؤف بندھن صاحب سے دوستانہ ملاقات کی اور آخر پر تحائف کا تبادلہ ہوا۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جماعت کے سالانہ جلسہ میں جو Quatraborne کے علاقہ Trianon میں منعقد ہو رہا ہے میں بھی شرکت فرمائیں گے۔ اس کانفرنس میں ایک بڑی تعداد ہمسایہ ممالک مڈغاسکر،قموروز آئی لینڈ وغیرہ سے بھی شرکت کر رہی ہے۔ اسی طرح آئیوری کوسٹ،بینن،امریکہ،کینیڈا،فرانس اور یوکے سے بھی شرکاء آرہے ہیں۔ یہ کانفرنس اپنے ایمانوں کی تازگی کا موجب بنتی ہے جس کی اسلام تعلیم دیتا ہے۔احمدیت کی سو سال کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ یہ جماعت امن اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرتی ہے۔ایک طرف بندہ اور بندہ کے درمیان اور دوسری طرف بندے اور اس کے خدا کے درمیان تعلق کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اپریل 2003ء میں خلافت کے منصب پر فائز ہوئے۔آپ نے ایگریکلچر اکنامکس میں ماسٹر کیا ہوا ہے اور آپ کئی سال تک مغربی افریقہ میں کام کرتے رہے ہیں۔آپ کے خطبات جمعہ MTA پر Live نشر ہوتے ہیں۔ یہ چوبیس گھنٹے چلنے والا کمیونٹی کا سیٹلائٹ چینل ہے جو ساری دنیا میں فری(Free) دیکھا جاتا ہے۔

آج ماریشس کے نیشنل ٹی وی MBC نے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کو کوریج دی۔ شام ساڑھے سات بجے کی خبروں میں MBC ٹیلی ویژن نے جلسہ کے اختتامی پروگرام کی جھلکیاں دکھائیں۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے علاوہ وزیر موصوف Hon. Silvio Tang کی تقریر کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعض حصّے بھی دکھائے گئے۔

ماریشس کا یہ نیشنل ٹیلیویژن اس سے قبل بھی حضور انور کی ماریشس میں آمد اور صدر مملکت ماریشس سے ملاقات کی رپورٹ نشر کر چکا ہے۔جس پر بعض مخالف مولویوں کی طرف سے اس ٹیلی ویژن کے خلاف آواز بھی اٹھی۔لیکن اس کے باوجود نیشنل ٹی وی کی ایک ٹیم جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کوریج کے لئے جلسہ گاہ میں آئی اور اپنی شام کی خبروں میں اس اجلاس کی رپورٹ نشر کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے حق میں تائید ونصرت کی ہوائیں چل رہی ہیں اور ہر آنے والا دن نئی کامیابیوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔الحمد للہ علی ذٰلک۔

......☆......☆......☆......

05 ردسمبر 2005ء(بروز سوموار)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

Botanic Garden کا وزٹ

صبح حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج جماعت ماریشس نے یہاں کے ایک مشہور باغ (Botanic Garden) کی سیر کا پروگرام ترتیب دیا تھا۔اس پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہوئے اور 35 منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بج کر 35 منٹ پر اس باغ میں پہنچے۔

یہ باغ دارالحکومت Port Louis کی بندرگاہ سے سات میل شمال مشرق کی طرف Pamp Lemousses کے علاقہ میں واقع ہے۔اس باغ کا نام Sir Seewoosagur Ramgoolam Botanic Garden ہے۔اس باغ کو دنیا کے تمام باغات میں سے تیسرے نمبر پر شمار کیا جاتا رہا ہے۔اور اس کو One of the Marvels of the World کہا جاتا رہا ہے۔

اس باغ کا صدر دروازہ نہایت شاندار اور خوبصورت ہے اور لوہے کا بنا ہوا ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ اسے 1862 میں انگلستان کے Crystal Palace میں منعقدہ بین الاقوامی نمائش میں پہلا انعام ملا تھا۔باغ کے ایک گائیڈ نے حضور انور کو اس باغ کے مختلف حصّوں کا وزٹ کروایا اور ساتھ ساتھ معلومات بہم پہنچائیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

گائیڈ نے بتایا کہ پام (Palm) کے درخت کی غیر معمولی قسمیں یہاں اس باغ میں موجود ہیں۔پام کے درختوں کی ایک ایسی قطار ہے جو اپنے سائز میں بہت بڑے ہیں اور جن کے بڑے بڑے پتے قریباً ساڑھے تین میٹر تک لمبے ہیں۔ یہ درخت 40 سے 60 سال پرانے ہو کر پھول دینا شروع کرتے ہیں۔ان کے اوپر چھتری کی شکل میں لگنے والے پھولوں کا یہ غیر معمولی گچھہ پانچ کروڑ چھوٹے چھوٹے پھولوں پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ درخت کی چوٹی پر درخت سے چھ میٹر اوپر اگتا ہے۔ یہ درخت پھول دینے کے بعد مر جاتا ہے۔پام کے درخت کی اس قسم کو Talipot Palm کا نام دیا گیا ہے۔

اس درخت کی ایک دوسری قسم جو اس باغ میں قطار در قطار کھڑی ہے "Queen Palm" کہلاتی ہے۔ اور یہ قسم برازیل سے لائی گئی ہے۔پام کی یہ قسم ناریل کے درخت سے بہت مشابہت رکھتی ہے اس لئے ایک عرصہ تک اس درخت کو Cocus Plumosa کا نام دیا جاتا رہا۔

اس باغ میں پام کی دیگر اقسام کے علاوہ اور بھی قسما قسم کے درخت Latania-Loddigesn کے درخت بھی ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے نَر اور مادہ پھول الگ الگ درختوں پر لگتے ہیں۔

اس باغ میں کنول کے پھولوں کا ایک تالاب ہے جو کھلے ہوئے کنول کے پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان پھولوں کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس باغ کے منتظم سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے ان پھولوں کی تصاویر بھی بنائیں۔ اس تالاب میں تین قسم کے Nymphaea موجود ہیں یعنی سفید،گلابی اور نیلے رنگ کے پھول موجود ہیں۔

دریائے امیزان (Amazon) کا مشہور کنول کا پھول Victoria Amazoinea جس کے غیر معمولی بڑے اور اٹھے ہوئے کناروں والے پتّے ہوتے ہیں اس تالاب میں موجود ہے۔ یہ پھول پانی پر تیرتا ہوا ایک بہت بڑا تھال معلوم ہوتا ہے۔ یہ پھول اتنا بڑا ہے کہ کئی پرندے آکر اس پر بیٹھتے ہیں اور یہ ڈوبتا نہیں ہے۔اپنی کلی سے یہ پھول دو دن کے بعد دوپہر کے وقت بعد سے کھلنا شروع ہوتا ہے اور اگلے روز دوپہر تک مکمل طور پر کھلا رہتا ہے۔کھلنے کے بعد پہلے روز اس کا رنگ Creamy White ہوتا ہے جب کہ دوسرے روز اس کا رنگ گلابی ہوجاتا ہے۔

اس باغ کے ایک تالاب میں ایسے پھول بھی ہیں جن کے پتّے کافی بڑے ہیں اور ان پتّوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان پر پانی نہیں ٹھہرتا۔اور پتوں پر پانی اس طرح حرکت کرتا ہے جیسے پارہ (Mercury) کسی چیز پر نہیں ٹھہرتا اور حرکت کرتا ہے۔ ان پتوں کو پانی میں ڈبونے کے بعد بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان پتّوں کو پانی نے چھوا تک نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باغ کے منتظم سے ان پھولوں کے بارہ میں بھی معلومات دریافت کیں اور تصاویر بھی بنائیں۔

Triolet جماعت کا وزٹ اور مسجد عمر کا معائنہ

اس باغ کے مختلف حصوں کے وزٹ کے بعد بارہ بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Triolet جماعت کے وزٹ اور یہاں کی مسجد ''مسجد عمر'' کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔12 بجکر 40 منٹ پر حضور انور مسجد عمر Triolet پہنچے جہاں مقامی جماعت کے احباب نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔حضور انور مسجد کے اندر تشریف لائے اور تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور احباب سے گفتگو فرمائی۔حضور انور نے احباب سے ان کے کاموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ مصافحہ کے دوران تصاویر بھی بنائی جارہی تھیں۔اس طرح ہر شخص نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

Triolet کی جماعت ماریشس کی قدیم جماعتوں میں سے ایک جماعت ہے۔ یہ جماعت 1939ء میں قائم ہوئی تھی۔Triolet کا گاؤں ماریشس کے تمام میں سب سے لمبا گاؤں ہے ۔یہاں ''مسجد عمر'' کی تعمیر 1960ء میں ہوئی۔مسجد کی تعمیر کے لئے زولیخہ سدھن صاحبہ نے اپنا پلاٹ پیش کیا۔

احباب جماعت سے ملاقات کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے خواتین کے حصہ میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔اس کے بعد حضور انور مسجد سے ملحقہ بچوں کے مکتب میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے بعض سوالات دریافت فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور جماعت کے دفتر میں تشریف لائے اور کمپیوٹر پر جماعت کا سسٹم اور ریکارڈ کا نظام وغیرہ ملاحظہ فرمایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی درخواست پر وزیٹر بک میں لکھا:'' بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔اللہ تعالیٰ اخلاص ووفا میں جماعت کو بڑھائے''

ایک بجکر پچیس منٹ پر حضور انور نے 'مسجد عمر' میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے صدر جماعت Triolet مکرم رشادر مجیت صاحب سے مسجد کے قطعہ زمین کے بارہ میں دریافت فرمایا اور یہاں جماعت کے رشتہ ناطہ کے امور کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات دیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر اگلے پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے Ile Auxcerfs کے علاقہ میں ساحل سمندر پر تشریف لے گئے۔ جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام یہیں کیا ہوا تھا۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد چار بجے کے قریب روز ہل کیلئے روانگی ہوئی۔ پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ پہنچے۔

چھ بجکر بیس منٹ پر حضور اپنی رہائشگاہ سے 'مسجد دارالسلام' روز ہل کے لئے روانہ ہوئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ماریشس کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ماریشس کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ تھی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

قائد عمومی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجالس کی تعداد دریافت فرمائی اور مجلس اور جماعت کا فرق سمجھایا۔ حضور انور نے جائزہ لیا کہ کتنی مجالس باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں اور کتنی ہیں جو بے قاعدہ ہیں یا نہیں بھجواتیں۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مجالس باقاعدہ ہر ماہ اپنی رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کو صرف میٹنگ میں توجہ دلانا کافی نہیں بلکہ خطوط لکھیں اور بار بار یاد دہانی کروائیں۔

پھر حضور نے اس بات کا جائزہ لیا کہ جب آپ کو (قائد عمومی کو) رپورٹس موصول ہوتی ہیں تو کیا کرتے ہیں۔صدر صاحب کیا کرتے ہیں اور قائدین اپنے اپنے شعبوں کے بارہ میں کیا کرتے ہیں۔حضور انور نے قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ آپ رپورٹس صدر صاحب کو دیا کریں۔ وہ اپنے ریمارکس دیں جو ان مجالس کو بھجوایا کریں۔قائدین کو کہیں کہ وہ آفس آئیں اور اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹس دیکھیں اور اپنے اپنے شعبہ پر ریمارکس دیں جو مجالس کے متعلقہ سیکرٹریان کو بھجوائے جائیں۔

حضور انور نے قائد عمومی کو توجہ دلائی کہ آپ نے ہر مجلس کو اس کی رپورٹ کی رسیدگی سے مطلع کرنا ہے کہ فلاں مہینہ کی رپورٹ مل گئی ہے۔اس طرح مجالس زیادہ مستعد اور فعال ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: صدر مجلس کو حق ہے کہ جو زعیم صحیح طرح کام نہیں کر رہا اس کو تبدیل کردیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مجھے ہر ماہ باقاعدگی سے آپ کی رپورٹ آنی چاہئے۔

نائب صدر صف دوم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے صف دوم کے انصار کیلئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ان کیلئے علیحدہ پروگرام بنائیں۔ نیز فرمایا: مجالس جو ماہانہ رپورٹس بھجواتی ہیں اس میں صف دوم کا سپیشل کالم ہو تا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ مجالس میں صف دوم کے تحت کیا کام ہوا ہے اور کیا پروگرام جاری ہیں۔

قائد اشاعت نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ حضور انور کے خطبہ جمعہ کا کریول زبان میں ترجمہ شائع کرتے اور احباب میں تقسیم کرتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا: آپ کی مجلس انصار اللہ کا News Letter ہونا چاہئے جس میں مہینہ کے چاروں خطبات کا ذکر ہو اور کریول زبان میں ترجمہ شائع ہو۔

قائد تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر وقت up-date رکھیں۔

حضور انور نے صدر صاحب انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ آپ کو دو معاون صدر رکھنے کی اجازت ہے۔آپ ان کے سپرد کوئی بھی خاص کام کر سکتے ہیں۔مثلاً وصیت کے نظام میں انصار کو شامل کرنے کیلئے خاص کوشش ہونی ہے۔ یہ کام معاون صدر کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔حضور نے فرمایا کہ صف دوم کے اندر کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ انصار وصیّت کے نظام میں شامل ہوں۔

قائد تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا سپیشل پروگرام بنایا ہے؟ حضور انور نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے شعبہ کا تعلق انصار اللہ کی دینی تعلیم کے بارہ میں ہے۔آپ کے پاس یہ سارا ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے انصار سادہ نماز جانتے ہیں، کتنے باترجمہ جانتے ہیں،قرآن کریم ناظرہ کتنے جانتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو باترجمہ جانتے ہیں۔ کتنے انصار روزانہ

تلاوت کرتے ہیں اور کتنے باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ کوئی کتاب مطالعہ کیلئے مقرر کریں۔ سوالنامہ بنائیں اور پھر امتحان لیں۔ فرمایا اپنے ممبرز کو Activate کریں۔

قائد ایثار نے بتایا کہ بوڑھے لوگوں، بیمار لوگوں کا وزٹ کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: میڈیکل کیمپ لگائیں، غرباء کی مدد کریں، ہسپتالوں میں آپ کی ٹیمیں جائیں۔ بعض مریض ہوتے ہیں جو غریب ہوتے ہیں انہیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا بھی جائزہ لیں اور ایسے لوگوں کی مدد کے پروگرام ہوں۔ فرمایا: اپنی ٹیمیں ہفتہ وار بھجوائیں۔ اس سے جہاں غرباء کی مدد ہوگی وہاں غرباء سے آپ کا مستقل رابطہ ہوجائے گا اور ان کو احمدیت سے متعارف کرواسکیں گے۔

قائد وقف جدید کو حضور انور نے توجہ دلائی کہ اس وقت جو انصار چندہ وقف جدید ادا کر رہے ہیں وہ انصار کی کل تعداد کا نصف سے بھی کم ہے۔ آپ کو آگے بڑھنا چاہئے۔

قائد تربیت نومبایعین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال کے کتنے نومبائعین ہیں جو آپ کے ریکارڈ میں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا تین سال بعد نومبائع جماعت کے نظام کا باقاعدہ حصہ بن جاتا ہے، نو مبائع نہیں رہتا۔ حضور انور نے فرمایا: آپ نومبائع انصار کی لسٹ بنائیں، ان سے رابطہ کریں، ان کی تربیت کریں، ان کو ٹرینڈ کریں۔ آپ کی ہر مجلس میں جو نومبائع انصار ہیں ان سے رابطہ کے لئے اپنے شعبہ کے تحت لوگوں کو مقرر کریں جو ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہر نومبائع سے رابطہ ہونا چاہئے۔ فرمایا 2008ء تک ہر نومبائع کو نظام کا مکمل حصہ بننا چاہئے۔

قائد تبلیغ کو حضور انور نے فرمایا کہ مستعد ہوں اور تبلیغ کے لئے پلاننگ کریں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئیں کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کتنے کر رہے ہیں، کتنے ہیں جو نمازوں میں باقاعدہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ انصار کو نمازوں میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ ہر ناصر کو پانچ نمازیں باقاعدہ ادا کرنی چاہئیں۔

حضور نے ہدایت فرمائی کہ شعبہ تعلیم اور تربیت بعض کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی کو حضور انور نے فرمایا کہ صف دوم کی کھیلوں کے پروگرام میں ان کی مدد کریں۔

قائد تحریک جدید سے حضور انور نے ان کے وعدہ جات اور چندہ کی ادائیگی کا جائزہ لیا۔

قائد مال سے حضور انور نے تفصیل کے ساتھ انصار کے بجٹ، فی کس چندہ کے معیار اور انکم کا جائزہ لیا۔ چندہ اجتماع اور اخراجات کا بھی جائزہ لیا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے اپنے ریزروفنڈ سے جو بھی خرچ کرنا ہے حضور انور کی اجازت سے کرنا ہے۔

میٹنگ کے آخر پر صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے اپنی کارگزاری کا مختصر جائزہ کمپیوٹر کے ذریعہ سکرین پر پیش کیا۔ نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ماریشس کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

میٹنگ کے بعد حضور انور مسجد دارالسلام تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 30 دسمبر 2005)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”رمضان کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے

کہ یہ گناہوں کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے“

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 60)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”کھانا کھا کر خدا کا شکر ادا کرنے والے کا اجر

صبر کے ساتھ روزہ رکھنے والے کی طرح ہے“

(مسند احمد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

کلام الامام

”اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور

خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالب دُعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8681: میں شاہین بیگم زوجہ مکرم ایم. اقبال احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال، ساکن ہاؤس نمبر 2/8/69 کالا چبوترا ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رفروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 نکلس ڈیڑھ تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/36,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم. اقبال احمد — الامۃ: شاہین بیگم — گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8682: میں پرینکا زوجہ مکرم جمیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن باس خورد تحصیل پانی ضلع حصار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 رمارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 لاکٹ نصف تولہ، 1 جوڑی بالیاں نصف تولہ، 1 کوکا 2 گرام (تمام زیور 24 کیریٹ)، زیور نقرئی: 2 پازیب 400 گرام، 1 انگوٹھی 2 گرام، 2 چٹکی 2 گرام، حق مہر: -/21,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر — الامۃ: پرینکا — گواہ: سلیمان خان

مسل نمبر 8683: میں پی. کے. عبدالجلیل ولد مکرم پی. احمد علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن 1/19 مہادھو پیٹ ڈاکخانہ مڈی کیری ضلع کوڈاگو صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 8 ایکڑ کھیتی زمین بمقام مڈی کیری (سروے نمبر 65/3,65/4)، 2.63 سینٹ زمین اہلیہ کے ساتھ مشترکہ بمقام مڈی کیری ٹاؤن۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی. اے. رحمن — العبد: پی. کے. عبدالجلیل — گواہ: ایم. اے. بشیر احمد

مسل نمبر 8684: میں شاہدہ جلیل زوجہ مکرم پی. کے. عبدالجلیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن 1/19 مہادھو پیٹ ڈاکخانہ مڈی کیری ضلع کوڈاگو صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2.63 سینٹ زمین شوہر کے ساتھ مشترکہ بمقام مڈی کیری ٹاؤن، زیور طلائی 80 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی. کے. عبدالجلیل — الامۃ: شاہدہ جلیل — گواہ: ایم. اے. بشیر احمد

مسل نمبر 8685: میں ڈی. سرمد احمد ولد مکرم آر. داموھرن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 2012، ساکن نمبر 20A، ویسالاکشی نگر ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 رمارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/58,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم. جلیل احمد — العبد: ڈی. سرمد احمد — گواہ: عطاء المغنی

اگر تم اپنی دعاؤں کا زیادہ حصہ درود پڑھتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہم و غم کا خود متکفل ہو جائے گا
تمہارے گناہ بخشے جائیں گے اور یہ بات خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہارے بلند درجات کا موجب ہوگی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 ردسمبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے امین ہونے کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سند عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ نجران کے وفد نے جب نجران والوں سے کسی کو خراج وصول کرنے کیلئے بھجوانے کیلئے کہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مَیں تمہارے پاس ضرور ایسا شخص بھیجوں گا جو سراسر امین ہوگا۔ صحابہ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے کون ہے وہ شخص جس کو آنحضرتؐ یہ اعزاز بخش رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ ابوعبیدۃ کھڑے ہو جائیں۔ ایک روایت میں آنحضرتؐ نے آپؓ کو امت کا امین قرار دیا ہے۔

سوال جنگ اُحد میں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو آنحضرتؐ کی کس خدمت کے نتیجہ میں ایک عظیم مرتبہ عطا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اُحد کی جنگ میں آنحضرتؐ کو بعض پتھر لگے اور آپ کے خَود کی دو کڑیاں ٹوٹ کر آپ کے رخسار مبارک میں دھنس گئیں تو حضرت ابوعبیدۃ نے آپکے رخسار سے یہ کڑیاں نکالیں جس کے نتیجہ میں آپ کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ اس وقت لوگ کہا کرتے تھے اور یہ روایت میں آتا ہے کہ اگلے دو ٹوٹے ہوئے دانتوں والا اتنا خوبصورت شخص ہم نے کبھی نہیں دیکھا جتنے حضرت ابوعبیدۃ تھے۔

سوال حضرت ابوعبیدہ کی عاجزی اور آپسی تعاون کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مہم پر آنحضرتؐ نے عمرو بن العاص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا۔ دشمن کی تعداد زیادہ تھی۔ حضرت عمرو بن العاص نے مزید مدد طلب کی تو آپؐ نے حضرت ابوعبیدۃ کے ساتھ ایک دستہ بھجوایا اور نصیحت کی کہ دونوں تعاون سے کام کرنا۔ مگر عمرو بن عاص نے ابوعبیدۃ کے سپاہیوں کو براہ راست ہدایت دینی شروع کر دی۔ اس موقع پر بجائے کسی بحث میں پڑنے کے حضرت ابوعبیدۃ نے کہا کہ گو کہ مجھے آنحضرتؐ نے آزاد امیر کے طور پر بھجوایا ہے مگر ساتھ ہی تعاون کا بھی ارشاد فرمایا تھا اس لئے میری طرف سے آپ کو تعاون ہی ملے گا چاہے آپ میری بات مانیں یا نہ مانیں۔

سوال باہمی تعاون کے نتیجہ میں مسلمانوں کو کیا فائدہ حاصل ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: موقع کی نزاکت کے لحاظ سے صحیح فیصلہ کر کے مسلمانوں کی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے اپنے اختیارات کو بھی چھوڑ دینا، یہ تعاون باہمی ہے جس کی آج مسلمانوں کو ضرورت ہے جو آج مسلمانوں کی طاقت کو ایک عظیم طاقت بنا سکتا ہے۔ کاش کہ مسلمان لیڈروں کو بھی اتنی عقل آ جائے کہ اس طرح آپس میں تعاون کریں۔

سوال حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکومت کو انصاف سے چلانے اور دشمن کو اپنا گرویدہ بنانے کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب بادشاہ روم نے فوجیں جمع کر کے مسلمانوں کے مقابلے کیلئے بھیجیں اس وقت مسلمانوں کے سردار ابوعبیدۃ تھے۔ عیسائیوں کے بہت سے علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ تھا۔ حضرت ابوعبیدۃ نے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا کہ فی الحال بعض شہر چھوڑ دینے چاہئیں۔ آپ وہاں کے غیر مسلم باشندوں سے جزیہ اور خراج وصول کر چکے تھے، اسے آپ نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ فی الحال ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے اس لیے اسے واپس کرتے ہیں۔ اس کا غیر مسلموں پر اتنا اثر ہوا کہ وہ مسلمانوں کو رخصت کرتے ہوئے روتے تھے اور دعا کر رہے تھے کہ خدا تمہیں پھر جلد واپس لائے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت عباس کی کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ فیاضی اور صلہ رحمی میں مشہور تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباس قریش میں سے سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ اس بات کو سن کر حضرت عباس نے ستر غلام آزاد کر دیئے۔

سوال حضور انور نے حضرت جعفرؓ کی ہجرت حبشہ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جعفر بھی حبشہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے۔ آپ کے پیچھے پیچھے کفار بھی شاہ نجاشی کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ ہمارے کچھ نا سمجھ نوجوان اپنا دین چھوڑ کر یہاں آ گئے ہیں انہیں واپس بھیج دو۔ نجاشی نے مسلمانوں کو اپنے دربار میں بلایا اور یہاں آنے کی وجہ پوچھی۔ حضرت جعفر نے اس موقع پر اسلامی موقف بیان کیا اور بتایا کہ آنحضرتؐ کو ماننے کی وجہ سے ہماری قوم ہمیں تکلیفیں دیتی ہے اور ہم آپ کی پناہ میں آ گئے ہیں کیونکہ آپ کے عدل و انصاف کا شُہرہ سنا تھا۔ نجاشی نے کہا کہ جو کلام تمہارے رسول پر اترا ہے اس میں سے کچھ سناؤ۔ حضرت جعفر نے سورہ مریم کی آیات سنائیں۔ نجاشی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا کہ خدا کی قسم یہ کلام اور موسیٰ کا کلام ایک ہی سرچشمہ سے ہیں۔ اور مکہ کے سفیروں کو کہا کہ میں تمہیں یہ لوگ واپس نہیں کروں گا۔

سوال حضرت جعفرؓ کے بیان کے بعد جب کفار مکہ نے دیکھا کہ نجاشی کا جھکاؤ مسلمانوں کی طرف ہے تو انہوں نے کیا ترکیب نکالی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکہ کے سفیروں نے بادشاہ کو کہا کہ یہ لوگ عیسیٰ کو عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق نہیں مانتے اور اس کا درجہ کم کرتے ہیں۔ بادشاہ نے مسلمانوں سے حضرت عیسیٰ کے بارے میں عقیدہ پوچھا۔ حضرت جعفرؓ نے کہا کہ اس بارے میں ہمارے نبی پر یہ کلام اترا ہے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے جو اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم کو عطا فرمایا۔ نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ حضرت عیسیٰ کا مقام اس تنکے سے زیادہ نہیں جو تم نے بیان کیا ہے اور مسلمانوں کو کہا کہ یہاں تمہیں مکمل آزادی ہے۔

سوال حضرت مصعب بن عمیرؓ کو قبول اسلام کے بعد کیا مشکلات پیش آئیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک صحابی مُصعبؓ بن عمیر بڑے ناز و نعم میں پلے بڑھے تھے۔ بڑا اعلیٰ لباس پہنا کرتے تھے۔ بڑے خوبصورت جوان تھے۔ سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ حضرت مُصعب نے راہ مولیٰ میں بڑے دکھ برداشت کیے۔ میں نے دیکھا کہ وہی نوجوان جو بڑے ناز و نعم میں پلا بڑھا تھا اس کی سختیوں کی وجہ سے یہ حالت تھی کہ جسم سے جلد اس طرح اترتی تھی جس طرح سانپ کی کینچلی اترتی ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کا کن الفاظ میں حوصلہ بڑھایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دن آنحضرتؐ نے حضرت مُصعب کو پیوند لگے کپڑوں میں دیکھا تو آبدیدہ ہو کر آپ کو حوصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ، دنیا داروں کو ان کی دنیا نصیب۔ میں نے مُصعب کو اس زمانے میں بھی دیکھا ہے جب شہر مکہ میں ان سے بڑھ کر کوئی صاحب ثروت نہیں تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی اور اسے کھانے پینے کی ہر اعلیٰ نعمت میسر تھی۔ مگر خدا کے رسول کی محبت نے اسے اس حال میں پہنچایا ہے اور جب اس نے وہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑ دیا تو پھر خدا نے اس کے چہرہ کو نور عطا کر دیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سعد بن ربیع کی شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سعد بن ربیع جنگ اُحد میں بھی شامل ہوئے تھے اور اس میں شہید ہوئے۔ اُبَیؓ بن کعب کہتے ہیں کہ میں آنحضورؐ کے ارشاد پر انہیں تلاش کرتا ہوا نکلا تو انہیں ایک جگہ زخموں سے چور پایا۔ میں نے کہا آنحضورؐ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور حال پوچھا ہے۔ حضرت سعد نے کہا کہ میرا بھی سلام عرض کرنا اور کہنا کہ میرا بچنا ممکن نہیں لگتا۔ حضور سے کہنا کہ آپ کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور میری قوم کو کہنا کہ جب تک خدا کا رسول تمہارے اندر موجود ہے اس امانت کی حفاظت کرنا تم پر فرض ہے۔ یہ پیغام دے کر آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

سوال حضرت اُسید بن حضیر انصاریؓ نے اپنی کون سی تین حالتیں بیان فرمائی ہیں جن کے بارے میں وہ سمجھتے تھے کہ اگر یہ مستقل رہیں تو وہ جنتی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اُسَید بن حُضَیر انصاری کہا کرتے تھے کہ جب میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں تو اس وقت مجھ پر جو خشیت کی حالت طاری ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو میں اپنے آپ کو جنتیوں میں شمار کروں۔ دوسری بات یہ کہ جب نبی کریمؐ خطبہ ارشاد فرماتے ہیں تو اس وقت میری جو حالت ہوتی ہے اگر وہ دائمی ہو جائے تو میں جنتیوں میں سے ہو جاؤں۔ تیسرے یہ کہ جب میں کسی جنازے میں شامل ہوں تو میری یہ حالت ہوتی ہے کہ گویا یہ جنازہ میرا ہے اور مجھ سے پُرسش ہو رہی ہے۔ اگر یہ حالت مستقل رہے جو خوف کی حالت ہے تو میں جنتیوں میں اپنے آپ کو شمار کروں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اُبَیّ بن کعب کی کیا خصوصیات بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ عالم باعمل تھے۔ بڑی باقاعدگی سے پانچوں نمازیں آنحضرتؐ کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کو قرآن شریف سے بھی بہت محبت تھی۔ آپ کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ آپ کی امانت و دیانت بھی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ بڑے علمی آدمی تھے۔ قرآن کریم کا بھی ان میں خوب علم تھا۔ ان کی مجالس میں خوب علمی باتیں ہوتی تھیں۔ غرض کہ ان کا ایک مضبوط مقام تھا اور ان کا بلند مقام تھا۔

سوال حضور انور نے نمازوں کی پابندی کے متعلق آنحضرت ﷺ کا کیا ارشاد بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ فجر کی نماز کے بعد آپ نے کچھ لوگوں کے بارے میں پوچھا کہ وہ نماز پہ نہیں آئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دو نمازیں فجر اور عشاء کمزور ایمان والوں اور منافقوں پر بڑی بھاری ہیں۔ اگر ان کو علم ہو کہ ان نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں شامل ہوں خواہ انہیں اپنے گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے۔

سوال گمشدہ چیز کے متعلق حضرت اُبَیّ بن کعب نے آنحضور ﷺ کا کیا ارشاد بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت اُبَیّ بن کعب سے سوال کیا کہ ہمیں دوران سفر ایک چابک ملا ہے، اس کا کیا کریں؟ حضرت اُبَیّ نے جواب دیا کہ یہ تو ایک چابک ہے مجھے ایک دفعہ سو دینار ملے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے یہ ایک گمشدہ چیز ملی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لگاتار تین سال تک مجھ سے اس کا اعلان کروایا اور چوتھے سال فرمایا کہ اب تم اسے استعمال کر سکتے ہو۔

سوال حضرت اُبَیّ بن کعبؓ نے درود شریف کے متعلق کیا ایمان افروز روایت بیان کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ مَیں جب دعا کرتا ہوں تو میرا دل کرتا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ آپ پر درود بھیجوں۔ اگر دعا کا چوتھا حصہ مَیں درود پڑھا کروں تو ٹھیک ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جتنا تمہارا جی چاہے۔ اور اس سے بھی زیادہ پڑھ سکتے ہو۔ اس پر حضرت اُبَیّ نے عرض کی کہ اگر آدھا وقت درود پڑھا کروں تو ٹھیک ہے؟ آپؐ نے فرمایا جتنا چاہو پڑھو۔ اس سے بھی زیادہ پڑھو تو اور اچھا ہے۔ حضرت اُبَیّ نے عرض کی کہ اگر دو تہائی حصہ درود میں گزاروں تو ٹھیک ہے؟ آپؐ نے فرمایا جتنا چاہو پڑھو۔ اس سے بھی زیادہ پڑھ سکتے ہو تو پڑھو۔ حضرت اُبَیّ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرا تو دل کرتا ہے کہ مَیں اپنی دعا میں صرف درود ہی پڑھتا رہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم اپنی دعاؤں کا زیادہ حصہ درود پڑھتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہم و غم کا خود متکفل ہو جائے گا۔ تمہارے گناہ بخشے جائیں گے اور یہ بات خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہارے بلند درجات کا موجب ہوگی۔

......☆......☆......☆......

رمضان المبارک 2017ء کے آخری روز مسجد فضل لندن میں

سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا بصیرت افروز درس

ان تینوں سورتوں کے اہم مضامین کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تذکرہ اور موجودہ حالات میں ان کی اہمیت اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید

مسلم حکمرانوں اور مسلم امّت کے دردناک حالات کا بیان اور ان سے نجات کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مسیح موعود کو پہچاننے اور اس سے وابستہ ہونے کی نصیحت

(لندن: 25/جون 2017ء) آج برطانیہ میں 2017ء کے رمضان المبارک کا آخری روزہ تھا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبل دوپہر 12:30 مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی تلاوت و ترجمہ کے بعد ان کی تفسیر پر مشتمل بصیرت افروز درس ارشاد فرمایا۔ یہ عالمی درس القرآن مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔ اس درس کے مختلف زبانوں انگریزی، عربی فرنچ، جرمن وغیرہ میں براہ راست تراجم بھی نشر کئے گئے۔ قرآنی علوم و حقائق کے بیان پر مشتمل یہ نہایت مبارک مجلس ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔ درس کے آخر پر حضور انور نے مختلف امور سے متعلق دعاؤں کی طرف احباب کو خصوصیت سے توجہ دلائی اور پھر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کے توسّط سے دنیا بھر کے ناظرین و سامعین شامل ہوئے۔

ذیل میں اس نہایت پاکیزہ و مبارک درس القرآن پر مشتمل رپورٹ اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تعوّذ کے بعد سب سے پہلے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی تلاوت فرمائی اور پھر تینوں سورتوں کا اردو ترجمہ پڑھا۔ بعد ازاں **حضور انور نے فرمایا:** یہ تین آخری سورتیں ہیں۔ پہلی سورۃ، سورۃ اخلاص کہلاتی ہے۔ عام نام اس کا یہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت، اپنا ازلی اور ابدی ہونا اپنی صفات میں کامل ہونے، اپنے علم میں کامل ہونے، اپنے لامحدود ہونے کو چند الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد اس سورۃ کی تفسیر کے حوالہ سے پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن میں ہمارا خدا اپنی خوبیوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۔ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ۔ وَلَمۡ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔ یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے۔ نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی...... نہ کسی چیز کے صفات اس کی صفات کی مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلّم کا محتاج ہے۔ اور پھر محدود ہے مگر اُس کا علم کسی معلّم کا محتاج نہیں۔ اور بایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے۔'' ہم نے سننا ہے تو ہمارے لئے اگر ہوا نہ ہو تو اس کی لہروں کے بغیر ہم سن نہیں سکتے۔'' اور پھر محدود ہے۔'' ایک حد تک ہم سن سکتے ہیں ایک فاصلے تک سن سکتے ہیں'' مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں'' ہے۔ اس کے لئے کوئی وسیلے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح آپ نے فرمایا کہ'' انسان کی بینائی سورج یا کسی روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے''۔ اگر روشنی نہ ہو ہم دیکھ نہیں سکتے'' مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے'' اس کو کسی روشنی کی، ظاہری روشنی کی ضرورت نہیں ہے'' اور غیر محدود ہے۔

ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے، نہ کسی وقت کی محتاج'' وہ جب چاہے جو چاہے کر سکتا ہے۔'' (کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہوگا اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔'' پھر فرمایا کہ خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا ہے کیونکہ وہ غنی بالذات ہے۔ وہ صمد ہے اس کو کسی کی ضرورت نہیں۔ اس کو کوئی فنا نہیں اور اس میں کوئی کمزوری نہیں ہے کہ اس کو بیٹے کی ضرورت ہو۔'' اس کو نہ باپ کی حاجت ہے نہ بیٹے کی۔'' فرمایا کہ'' یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدار ایمان ہے۔''

حضور انور نے فرمایا کہ اَلصَّمَدُ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی دلیل ہے اور اس کا صمد ہونا ہی اس کے واحد ہونے کی بھی دلیل بن جاتا ہے۔ صمد کا مطلب ہے جس کا نہ کسی پر انحصار ہو، نہ اس کو فنا ہو۔ باقی ہر چیز ختم ہونے والی ہے، فنا ہونے والی ہے اور دوسرے پر اس کا انحصار ہے۔ دنیا میں یہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس پر نہ کوئی چیز اثر انداز ہو سکتی ہے، نہ اسے فنا ہے۔ پس یہ وہ تمام طاقتوں والا خدا ہے جو ہمیشہ سے موجود ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ازلی اور ابدی خدا ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ ہے اسلام کا خدا جو واحد ہے جو بغیر کسی دوسرے کے محتاج ہونے کے نتیجہ پیدا کرنے یا کسی کام کے کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا تجربہ ہم میں سے بہت سوں کو دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں مل جاتا ہے۔ بہت سوں کو تجربہ ہے دعاؤں کی قبولیت کا۔ بعض دفعہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہوتے، ذرائع نہیں ہوتے، وقت تھوڑا ہوتا ہے اور کسی کام کو سرانجام دینا ہوتا ہے اسی وقت میں اور صرف دعا سے بغیر ہاتھ پیر ہلائے، بغیر کوئی حیلہ استعمال کئے، بغیر کسی کوشش کرنے کے وہ کام ہو جاتا ہے۔ اور کئی دفعہ کئی لوگوں کو تجربہ ہوا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے بھی ایک دو دفعہ جرمنی میں ایک جرنلسٹ نے پوچھا کہ تمہارے پاس خدا کے وجود کی کیا دلیل ہے اور دلیلوں کی بجائے تم کس چیز سے متاثر ہو۔ اپنے ذاتی تجربے سے کہہ سکتے ہو؟ تو میں نے اس کو یہی کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی دلیل جو ہے وہ دعائیں سننا ہے۔ بعض دفعہ ایسے تجربات ہوئے کہ پندرہ بیس منٹ کے عرصہ کا وقت ہے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کوئی حیلہ نہیں ہے کوئی وسیلہ نہیں ہے اور صرف دعا، یہ کوشش ہو سکتی تھی جو کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے نتائج دکھائے اور قبولیت کا درجہ دیا۔ پس یہ ہمارے لئے تو خدا تعالیٰ کے وجود کی ایک دلیل ہے اور اس کے علاوہ یہ بھی دلیل ہے کہ وہ واحد خدا ہے۔ وہی ایک خدا ہے جو ہماری دعائیں سنتا ہے۔ یہ خدا کے واحد ہونے کی بھی دلیل ہے اور خدا کے وجود کی بھی دلیل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اَلصَّمَدُ کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ سردار جس کی مدد کے بغیر کوئی کام نہ کیا جا سکے۔ وہ ہمیشہ رہنے والی ذات ہے اور سب سے بلند ہستی ہے۔ وہ ہستی ہے جس کی طرف ہر حاجت اور ضرورت کے وقت رُخ کیا جاتا ہے۔ کوئی ضرورت ہو اس کی طرف انسان جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لیکن مسلمانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ منہ سے تو اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں اَلصَّمَدُ بھی کہتے ہیں لیکن عمل اس کے خلاف ہیں۔ یہاں تک کہ وہ حکومت جس کو امّت مسلمہ بڑی عزت کی نظر سے دیکھتی ہے، جو بظاہر حرمین شریفین کے خادم کہلاتے ہیں، جن سے یہ توقع کی جاتی ہے اور سمجھا جاتا ہے اور بڑا جائز سمجھا جاتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی صفت صمد کی سب سے زیادہ پہچان اور اِدراک رکھنے والے ہیں۔ لیکن ان کا حال یہ ہے کہ بجائے خدائے واحد کو صمد سمجھنے کے، بجائے اللہ تعالیٰ کو ہر حاجت کے پورا کرنے کا منبع سمجھنے اور اس کی طرف رجوع کرنے اور یہ سمجھنے کے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا وہ دنیاوی خداؤں کو مددگار اور حاجت روا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اب مغربی پریس اور تجزیہ نگار سعودی عرب اور قطر کے موجودہ تعلقات کے بحران کے بارے میں کھل کر کہتے ہیں کہ سعودی عرب اور قطر کے جو اختلافات ہیں یا سعودی عرب کو جو قطر سے اختلافات ہیں اور بعض تحفظات ہیں یہ تو بڑے عرصے سے تھے۔ بیچ میں واقعات ایسے ہوتے رہے اور آپس میں ان کی کافی رنجشیں بڑھتی بھی رہیں لیکن پہلے اس حد تک یہ لوگ کبھی نہیں گئے تھے۔ خاموش تھے۔ اس لئے کہ امریکن حکومت کی پوری طرح آشیر باد اُن کو حاصل نہیں تھی لیکن اب امریکہ کے صدر کا سعودی عرب میں جو دورہ ہوا ہے وہاں بھی لوگوں نے بڑے مذاق بنانے شروع کر دیئے ہیں کہ مسلمان امّۃ کی رہنمائی کیلئے ان کو امریکن صدر کی ضرورت پڑی اور جب امریکہ سے ان کو ایک گرین سگنل مل گیا تو پھر انہوں نے اس پر قطر پر ناجائز یا جائز جو بھی پابندیاں لگانی تھیں لگا دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپس کے کوئی مسائل ہیں تو پھر ہمیں آپس میں مل کر، اکٹھے ہو کر، بیٹھ کر حل کرنے چاہئیں، نہ کہ غیر مسلم حکومتوں کے پاس جایا جائے اور یہی سب سے بڑا المیہ ہے اسلامی ممالک کا کہ ہم ذرا ذرا سی بات پر غیروں کی جھولی میں گرتے ہیں اور ان کی پالیسیز پر عمل کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہمیں اپنے مطابق چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سعودی حکومت جو مسلمانوں کو اُمّتِ واحدہ بنانے میں سب سے زیادہ کردار ادا کرنے والی ہونی چاہئے۔ یہ غیروں سے مدد حاصل کرتی ہے۔ ایک مسلمان ملک کو مشکلات میں مبتلا کرنے کیلئے، صرف اس لئے کہ ان کے اپنے ایجنڈے یا فلاں مغربی طاقت کے ایجنڈے پورے نہیں ہو رہے ان کو تکلیف میں ڈالا جائے اس کیلئے کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان کے مطالبات میں سے ایک یہ مطالبہ بھی ہے کہ ایران کے ساتھ قطر اپنے تعلقات ختم کرے۔ یا اس طرح کے اَور مطالبات ہیں جس کو سنا ہے اب انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے اور جس کی وجہ سے اب اس خطے میں مزید ٹینشن پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عجیب حالت ہے ان لوگوں کی کہ جب احمدیوں کو غیر مسلم بنانے کا اعلان کیا تو کہا کہ ہم سب ایک ہیں اور مسلمان ہیں اور احمدی کافر۔ لیکن اس کے باوجود بھی جب اپنے دنیاوی معاملات آئے تو دین کی آڑ میں، یہ صرف دنیاوی مسائل نہیں ہیں بلکہ دین کی آڑ میں، ایک دوسرے پر بہتان طرازیاں ہو رہی ہیں۔ ایران کے ساتھ تعلقات اس لئے ختم کرنے کہ وہ شیعہ ہیں یا اور سعودی عرب کے ایجنڈے کو پورا نہیں کرتے۔ بہرحال یہ بدقسمتی ہے ان کی کہ دنیاوی طاقتوں کو خدا تعالیٰ کی طاقت سے بڑا سمجھتے ہیں اور ان کی طرف رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم میری طرف آؤ مجھ سے مانگو لیکن یہ اپنے دنیاوی خداؤں کی طرف جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی مسلم اُمّہ پر رحم کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو رحم کرتے ہوئے زمانے کے امام کو بھیجا ہے لیکن اس کا یہ انکار کر رہے ہیں۔ اس کو اور اس کے ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں اور اس انکار کے نتیجہ میں ان کی اپنی حالت کیا ہو رہی ہے مسلمان امت کی کیا حالت ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ یا کوئی اور بڑی طاقت ان مسلمان حکومتوں کے استحکام کی ضمانت بن سکتی ہے۔ تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ اسلام کا نام لے کر پھر اگر خدا سے ہٹیں گے تو یہ بہرحال وہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے جو یہ کرنا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان کو یہ باور کرنا ہوگا، اس بات پر قائم ہونا ہوگا کہ اصل طاقت صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور صرف منہ کے دعووں سے یا نعروں سے نہیں بلکہ حقیقت میں اس خدا کی طرف ہی جھکنا ہوگا جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور اسی کی بات ماننی ہوگی تبھی مسائل کا حل بھی ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں کی طرف جھک کر جو خود شرک میں مبتلا ہیں یا خدا تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے ایسے ہیں جو یقین ہی نہیں رکھتے۔ شرک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ایک بیٹا ہونے کے نظریے پر ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ نہ میرا کوئی باپ ہے نہ بیٹا ہے لیکن یہ مسلمان کہلا کر ان کی طرف یہ جھک رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہونے پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ کس طرح خدائے واحد کے ماننے والوں کے مسائل کو حل کر سکتے ہیں جن کو خود پتا ہی نہیں کہ خدا کیا چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ وہی حل ہے جو اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرتے ہوئے دیا ہے اور اس حالت اور اس کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ اخلاص کے بعد سورۃ الفلق میں نقشہ بھی کھینچ کر دعائیں سکھائی ہیں۔ پھر سورۃ الناس میں دعائیں سکھائی ہیں۔ وارننگ دی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مسلمان سورۃ الفلق پڑھتے ہیں لیکن اس کی گہرائی پر غور نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ الفلق کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں یعنی یہ زمانہ اپنے فساد عظیم کی رُو سے اندھیری رات کی مانند ہے سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانے کی تنویر کیلئے درکار ہیں۔ اس زمانے میں اگر کوئی روشنی حاصل کرنی ہے تو دنیاوی طاقتوں سے نہیں ملے گی اس کیلئے الٰہی قوتیں چاہئیں۔ فرمایا کہ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سورۃ میں اس تاریک زمانے سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے جب لوگ خدا کے مسیح کو دکھ دیں گے۔ تو یہ مسلمانوں کی حالت بھی بیان فرما دی، غیروں کی بھی حالت بیان فرما دی۔ مسلمانوں کی طرف سے سب سے زیادہ خدا کے مسیح کو دکھ دیا گیا اور پھر یہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمیں وہ شان و شوکت بھی دوبارہ حاصل ہو جائے جو پہلے حاصل تھی، وہ نور بھی حاصل ہو جائے جو پہلے حاصل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے الٰہی قوتیں درکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طاقت کے بغیر وہ نور حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا بتا رہا ہے کہ جب تاریک زمانہ آئے گا یعنی وہ زمانہ جب اسلام کے خلاف سازشیں ہوں گی۔ ایک زمانہ تھا جب اسلام کے خلاف سازشیں ہوئیں جب علمی اور اقتصادی لحاظ سے اسلام کو کمزور کرنے کے لئے حملے ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور آپ نے ان کے جو بھی علمی اور اعتقادی اعتراضات تھے ان کو رد کیا اور ایسا جواب دیا کہ اسلام دشمنوں کو میدان سے بھاگنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا۔ پھر دہریت کے حملے ہوئے تو حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے بھی جواب دیئے۔ آپ کے لٹریچر میں کتب میں وہ جواب موجود ہیں۔ اب اسلام دشمن طاقتیں نئے رنگ اور نئے دجل کے ساتھ اور نئے طریق لے کر اسلام پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہی ہیں تو اس کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی دے دیا۔ ہمیں سمجھا دیا اور آپ کے لٹریچر میں ہمیں یہ ملتا ہے۔ آپ کی کتب میں ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے تو یہ فرمایا کہ الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانے کی تنویر کیلئے درکار ہیں تو یہ الٰہی قوتیں اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اتاریں۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آپ کی تعلیم سے ہٹ کر یا آپ سے ہٹ کر کوئی اور قوت اس اندھیرے کو دور کر سکے۔

حضور نے فرمایا کہ اعتقادی اور علمی جنگ میں آپ نے دشمنوں کو شکست دی جیسا کہ میں نے بتایا۔ جو یہ کہتے تھے خدا تعالیٰ کا بیٹا ہے اور مسلمان اس پر ایمان لانا بھی شروع ہو گئے تھے۔ اس زمانے میں لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے۔ آپ نے دلائل سے مخالفین اسلام کے دشمنوں کے منہ بند کر کے مسلمانوں کو اس سے بچایا۔ اب چاہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ لوگ کفر کے فتوے لگائیں لیکن اس وقت کے علماء بھی اور اس زمانے کے بعض علماء بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم کا بھی بہت وسیع علم حاصل تھا اور بائبل کا بھی بڑا وسیع علم حاصل تھا اور دوسرے مذاہب کا بھی بڑا وسیع علم حاصل تھا جس کی وجہ سے آپ نے اسلام کے مخالفین کے منہ بند کر دیئے۔ اب چاہے مولوی جو کہتے رہیں لیکن بہرحال مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے جس روشنی کی ضرورت ہے وہ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی اتری ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی وجہ سے یہ لوگ اسلام کو کمزور کر رہے ہیں کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ یہ زنانہ خصلت لوگ ہیں اور فتنہ ان کی فطرت میں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ علمائے اسلام جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور نفسانی پھونکوں سے خدا کے فطری دین میں عقدے پیدا کر دیتے ہیں اور زنانہ خصلت رکھتے ہیں کہ کسی مرد خدا کے سامنے میدان میں نہیں آ سکتے صرف اپنے اعتراضات کو تحریف تبدیل کی پھونکوں سے عقدہ لاینحل کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم کو بھی انہوں نے بگاڑ دیا اس میں تحریف کر رہے ہیں اور ایسی ایسی تفسیریں اور تشریحیں کر رہے ہیں ایسے مسائل انہوں نے پیدا کر دیئے ہیں ان اعتراضوں کی وجہ سے کہ جو بظاہر لگتا ہے کہ حل ہی نہیں ہو سکتے اور یہی وہ لوگ چاہتے ہیں۔ پس اصل میں تو اَناؤں اور نفسانی خواہشات کی وجہ ہے جس کی وجہ سے ان علماء نے امّت مسلمہ کو غلط راستے پر ڈالا ہوا ہے۔ کہیں بھی چلے جائیں کوئی دلیل ان علماء کے پاس احمدیت کے ردّ کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو ردّ کرنے کیلئے نہیں ہے۔ اب الجزائر میں بہت زیادہ مخالفت کی لہر اٹھی ہے یہ بھی ان نام نہاد علماء کی وجہ سے ہی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں سے پناہ کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے اس لئے یہ دعا بہت کرو کہ ہم ان شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور نیز ہم ان لوگوں کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگے ہیں جو حسد کرتے ہیں اور حسد کے طریقے سوچتے ہیں اور ہم اس وقت سے پناہ مانگتے ہیں جب وہ حسد کرنے لگیں۔ پس یہ لوگ حسد کرنے والے، حسد کے نئے نئے طریقے سوچنے والے لوگ ہیں اور اس کیلئے ہمیں دعا کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ پہلے بھی میں نے بتایا کہ سعودی عرب کی دشمنی قطر کے ساتھ اس لئے ہو رہی ہے کہ اس کے ایران کے ساتھ تعلقات ہیں۔ پھر ترکی کے خلاف بھی محاذ ہے ان لوگوں کا۔ ترکی سے بھی تعلقات کو منقطع کرنے کی قطر سے تعلقات ٹھیک کرنے کیلئے ایک شرط ہے کہ اگر قطر ایران سے اور ترکی سے اپنے تعلقات ختم کرتا ہے تو پھر ہم سوچیں گے کہ تمہارے سے تعلقات ٹھیک رکھیں یا نہ۔ پھر اور دوسرے مسلمان ممالک ہیں جن میں اندرونی فتنہ ہے۔ فرقہ واریت کی وجہ سے ان میں فتنہ ہے۔ لیکن اس فرقہ واریت کے پیچھے بھی نام نہاد علماء کا ہاتھ ہے اور پھر وہی بات ہے کہ اس کا بھی حل اللہ تعالیٰ کی روشنی ہے جو مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے اور وہی اب مسلمانوں کے ہر قسم کے فتنہ کو ختم کر کے اُمّتِ واحدہ بنا سکتے ہیں۔

حضور انور نے نہایت درد اور کرب کے ساتھ بیان فرمایا کہ کس طرح مسلمان مسلمان کا خون کر رہا ہے۔ اور اس ضمن میں پاکستان، عراق، شام کے حالات کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح گزشتہ سال مسجد نبوی پر دہشتگرد حملہ کی کوشش کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ پھر اسلام کے نام پر یہاں مغربی ممالک میں دہشتگردی اور قتل و غارت گری ہو رہی ہے اور اس کو دیکھ کر اسلام مخالف طاقتوں کو موقع مل رہا ہے کہ اسلام کو بدنام کریں۔ اسلام کو دہشتگردی کا مذہب قرار دیں۔ اسلام کو امن و سلامتی کا دشمن قرار دیں۔ اس کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری پہلے سے رہنمائی فرما دی کہ جہاد کے نام پر جو ظلم و بربریت ہو رہی ہے یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس لئے جو بھی یہ عمل کرتا ہے وہ اسلامی تعلیم کے خلاف کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک موجب سزا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جڑنے کی وجہ سے احمدی ہی ہیں جو ہر میدان میں کھلی کھلی براہین اور دلائل سے اسلام کے دشمن کے منہ بند کر سکتے ہیں۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ اس اندھیرے زمانے میں کسی الٰہی روشنی کی ضرورت ہے۔ یہ سب فساد جو مسلمان ملکوں میں ہو رہا ہے یہ ظاہر ہے الٰہی روشنی کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جب یہ دعا سکھائی ہے تو یہ بھی ایک طرح کی پیشگوئی تھی کہ زمانہ آئے گا اور آتا رہے گا کہ جب یہ اندھیرے پھیلتے رہیں گے اور ان اندھیروں میں تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنا۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے جب یہ دعا سکھائی یا پیشگوئی فرمائی تو پھر اس الٰہی روشنی کا انتظام بھی کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ لوگ چاہے کسی ظاہری دنیاوی پناہ گاہ کی طرف جائیں یا کوئی اور حیلہ تلاش کریں جب تک اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کی بات نہیں مانیں گے کسی صورت میں ان کے ملکوں میں، ان کی حکومتوں میں، آپس میں فرقوں میں، محبت اور پیار اور امن کی فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ مسلمان ممالک کے اندر بھی فتنے اٹھتے رہیں گے۔ آپس میں بھی یہ لڑتے رہیں گے۔ ملکوں کے اندر بھی فتنے ہوں گے اور ملک ملک سے بھی لڑیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا جو سورۃ الفلق میں ہے اس لئے سکھائی تھی کہ اس پھاڑ کے زمانے میں، فرقوں میں بٹنے کے زمانے میں، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جانا اور اس شخص کے ساتھ جڑ جانا جسے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ پس اگر طاقت پکڑنی ہے اگر دجال کا مقابلہ کرنا ہے اگر یاجوج ماجوج کے فتنوں اور ان کی خدائی سے نکل کر خدائے واحد کی پناہ میں آنا ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ شرور سے بچنے کے لئے، حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لئے، اس راستے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ منہ سے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ پڑھنے اور اس کی روح کو نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمان اندھیروں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر ظلم اور ہر برائی کے اندھیروں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اب اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان بدنام ہیں۔ دنیادار حکومتوں اور ان کی آسائشوں کو روشنی اور ترقی اور اپنی بقا سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں اس وجہ سے یہ اللہ تعالیٰ سے دُور جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن رہے ہیں۔ پس اس شر سے بچنے کیلئے ان مسلمانوں کو سوچنا ہوگا اور ہم احمدیوں کو بھی کوشش کرنی ہوگی کہ جہاں اس مضمون کو سمجھیں شر النفٰثٰت سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور دنیا کو بھی بچائیں۔ پھر حسد سے بچنے کیلئے بھی دعا کی طرف توجہ دیں کیونکہ اس کی بھی بہت ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بڑا اہم نکتہ ہے کہ الٰہی روشنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی ہونی ہے اور پھر اس کے بعد کیونکہ آپ کے نظام نے ہی جاری رہنا ہے۔ نظام خلافت اس کا ذریعہ ہے۔ حاسدوں کی حسد اس کیلئے بھی بڑھے گی کہ کسی طرح خلافت کو بھی نقصان پہنچایا جائے۔ جماعتی ترقی کے ساتھ خلافت کے نظام کے خلاف بھی حسد بڑھتی جائے گی پس ہر احمدی کو اس لحاظ سے بھی دعا بھی کرنی چاہئے اور اپنا خلافت سے پختہ تعلق بھی پیدا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر آگے سورۃ الناس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان شرور سے بچنے کے علاج بتائے ہیں کہ خدائے واحد کی عبادت اس کا حق ادا کرتے ہوئے کرتے رہو گے تو شرور سے بچتے رہو گے۔ اپنے اندرونی بتوں کو بھی توڑو اور اپنے بیرونی بتوں کو بھی توڑو۔ اپنے اندرونی شرور سے بچنے کی بھی کوشش کرو اور اپنے بیرونی شرور سے بچنے کی بھی کوشش کرو اور اس کے لئے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان سے بچاتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی لکھا ہے کہ یہ خاص طور پر مسیح موعود کے زمانے سے تعلق رکھنے والے مسائل اور حالات سے متعلق ہیں اور ان کا حل ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو اس کی گہرائی کو سمجھنا چاہئے اور باقاعدگی سے پڑھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ کی تین اہم صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے یعنی رب الناس، ملك الناس اور اله الناس کہہ کر۔ اس میں اس بات پر روشنی ڈالی کہ جب بڑے ہشیار اور طاقتور حاسد پیدا ہوں گے تو ان کا مقابلہ روحانی طاقت کے علاوہ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے علاوہ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ بڑا وسوسہ یہ ہے کہ ربوبیت کے متعلق غلطیاں ڈالی جائیں جیسا کہ امیر لوگوں کے پاس بہت مال و دولت دیکھ کر انسان کہے کہ یہی پرورش کرنے والے ہیں۔ اس واسطے حقیقی رب الناس کی پناہ چاہنے کے واسطے فرمایا۔ پھر دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کو انسان مختارِ کُل سمجھنے لگ جاتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ ان کے پاس سارے اختیارات ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس پر فرمایا مَلِكِ النَّاس۔ اللہ ہی ہے اللہ کے علاوہ اور کوئی بادشاہ نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ لوگوں کے وساوس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مخلوق کو خدا کے برابر ماننے لگ جاتے ہیں اور ان سے خوف و رجا رکھتے ہیں۔ خدا سے زیادہ مخلوق کا خوف کرنے لگ جاتے ہیں اس واسطے اِلٰهِ النَّاس فرمایا۔ فرمایا کہ یہ وسوسے ڈالنے والا شیطان ہے اور یہ چھپ کر حملہ کرتا ہے اس لئے ان مخفی حملوں سے بچنے کیلئے دعا کرو اور ہمیشہ اس بات پر قائم رہو اور اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو جو تمہارا بھی ربّ ہے اور ان ظاہری دنیاوی ربّوں کا بھی ربّ ہے۔ اس مالک کی پناہ میں آؤ جو تمہارا بھی مالک ہے اور ہر ایک کا مالک ہے۔ اس کی بادشاہی ہر ایک پر حاوی ہے اس لئے بڑی طاقتوں کی بادشاہی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح اس معبود کی پناہ میں آؤ جو تمہارا معبود حقیقی ہے اور اس کی عبادت کا حق ادا کرو کیونکہ اس معبود حقیقی کے علاوہ غیر معبود یا الٰہ تم پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا۔ اگر اس سے سچا تعلق ہے تو پھر سب الٰہ جو ہیں وہ ہوا میں اڑ جائیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھو تمہیں رزق دینے والا تمہاری پرورش کرنے والا صرف ایک خدا ہے۔ پس اس سے جڑ جاؤ۔ پس مومنین کو اور اُمّت مسلمہ کو یہ دعا سکھائی کہ جب دنیاوی طاقتیں اپنے آپ کو رب اور مالک سمجھنے لگ جائیں اور یہ تاثر دیں کہ اب اگر فائدے اٹھانے ہیں، اب اگر اپنی زندگیوں کو آسان بنانا ہے، اگر اب ترقیات حاصل کرنی ہیں تو ہمارے آگے جھکو ہماری عبادت کرو تو اس وقت اس بات کو یاد رکھنا کہ اصل رب، اصل مالک، اصل معبود خدائے واحد ہی ہے۔ اگر اس سے تعلق جوڑ لو گے تو کوئی دنیاوی طاقت کوئی شیطانی طاقت کوئی حیلہ تمہیں متاثر نہیں کر سکتا، تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مسلم اُمّہ کو بھی عقل دے اور اس بات کو سمجھیں اور ہم بھی اس بات کا حقیقی فہم و

ادراک حاصل کریں اور پھر اس پر قائم بھی رہیں۔

اسکے بعد **حضور نے چند دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے** فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ ہر قسم کی دینی کمزوریوں سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے مقصد کو سمجھیں اور پہچانیں اور آپ کی بیعت میں آنے کی اپنی تمام تر طاقتوں سے، صلاحیتوں سے کوشش کریں۔

پھر اسی طرح تمام احمدیوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو ایمان اور ایقان میں ترقی عطا فرمائے۔ عالم اسلام کیلئے عمومی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں باہمی اتحاد اور ہمدردی عطا فرمائے۔ آپس کی پھوٹ کی وجہ سے دشمن فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ان کے وسائل اور ان کی دولتیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہیں ان سے دشمن فائدہ اٹھا رہا ہے اور یہ اس کے آگے بیوقوف بنے ہوئے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اور توبہ کرتے ہوئے اس کی رحمت کے طالب ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کی نظر کرے۔

نظام جماعت عالمگیر کیلئے اور تمام احباب جماعت اور احباب و خواتین کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو حفاظت میں رکھے۔ ہر شر سے بچائے۔ بعض ملکوں میں مخالفین کی وجہ سے بعض سختیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بچا کر رکھے۔ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔ نظام جماعت سے سب کو چمٹائے رکھے۔ نظام خلافت کا فہم اور ادراک عطا کرتے ہوئے اس سے جوڑے رکھے۔ واقفین کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو میدان عمل میں اپنے وقف کے عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ وقف نَو کے مجاہدین کیلئے دعا کریں جن کو اللہ تعالیٰ اس وقت میدان عمل میں لے آیا ہے اور خدمت کی توفیق دے رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کو حقیقی رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جو ابھی زیر تعلیم ہیں ان کو اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ دجال کے فتنے کے شر سے ہم سب کو بچائے۔ ہمیشہ ان کی چالوں اور خطرناک منصوبوں سے اور برے ارادوں سے ہمیں بچائے رکھے۔ شہدائے احمدیت کیلئے ان کے پسماندگان کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے بچائے آئندہ ہر پریشانی سے انہیں بچائے۔ اسیران راہ مولیٰ کی جلد آزادی کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اسی طرح مختلف مسائل میں دوچار لوگوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے۔ بیماروں کو شفا دے۔ مختلف لوگ مختلف قسم کے کاروباروں میں چٹّیوں میں پڑے ہوئے ہیں بیشمار خطوط آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بھی نا اہلی کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے جو ان کو مالی نقصانات ہوئے ہیں یا قرضوں کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے نجات دے۔ سب مصیبت زدگان کیلئے دعا کریں چاہے وہ سیاسی ظلموں کی وجہ سے نشانہ بنائے جا رہے ہیں یا مذہبی ظلموں کی وجہ سے نشانہ بنائے جا رہے ہیں یا قومی تعصّبات کی وجہ سے نشانہ بنائے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کیلئے آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے۔ دنیا کے ہر شخص کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو اقتصادی بدحالی سے بچائے۔ مختلف مردوں اور عورتوں کے جھگڑے ہیں اور یہ اب جماعت میں بھی بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور دنیا میں بھی۔ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں کے ازدواجی اور خاندانی جھگڑوں کو دور فرمائے اور انہیں عقل اور سمجھ دے آپس میں پیار اور محبت سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بیوگان اور یتامی کیلئے اور حقوق سے محروم لوگوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انکی پریشانیاں دور فرمائے۔ ایسی بچیوں کیلئے جنکے رشتوں میں تاخیر ہو رہی ہے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی پریشانیاں دور کرے۔ بے اولاد لوگوں کیلئے، طلباء کیلئے، بیروزگاروں کیلئے، کاروباری لوگوں کیلئے، زمینداروں کیلئے، مقدمات میں پھنسے ہوئے لوگوں کیلئے، ان سب کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ درویشان قادیان اور اہل ربوہ کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کیلئے بھی آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے۔ اسی طرح آجکل جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کو سب سے زیادہ مذہب کی وجہ سے نشانہ بنایا جا رہا ہے وہ الجزائر ہے۔ وہاں کے احمدیوں کیلئے بھی اللہ تعالیٰ ان کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔

دکھوں سے چُور انسانیت کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے دکھ دور فرمائے۔ جماعت کے ابتلاؤں کے دَور ختم ہونے کیلئے عمومی دعائیں ہیں خصوصاً یہ دعا بھی اکثر ہمیں کرنی چاہئے کہ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا اور اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اسی طرح تحریک جدید اور وقف جدید اور دیگر مالی تحریکات میں قربانیاں کرنے والوں کیلئے دعا کریں۔ پھر مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کرنے والوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کی توفیق کو بھی بڑھائے اور ایمانداری سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایم ٹی اے کے کارکنان کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان پر بھی فضل فرمائے اور اپنی رحمت فرماتا رہے دنیا میں ہر جگہ بہت سارے لوگ والنٹیئر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رضا کاروں کو بھی اس خدمت کی جزا دے۔ مختلف جو آفات ہیں، آسمانی آفات ہیں یا حوادث ہیں ان سے بچنے کیلئے دعا کریں۔ جہاں بھی لوگ ان سے متاثر ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے اور ان کو حوادث سے بچائے۔

ایک دعا ہے جو کرب کے وقت کی دعا ہے: لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ۔ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمتوں والا اور بڑا ہی بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ آسمانوں و زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔

پھر یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

پھر یہ دعا بھی پہلے بھی مَیں کئی دفعہ تحریک کر چکا ہوں کہ اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں خالص تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف شمار نہیں کر سکتا بیشک تُو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف آپ کی ہے۔

پھر یہ دعا اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ۔ اے اللہ! تُو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں بچا لینا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَّتِکَ وَ فُجَآءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ۔ اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہونے تیری عافیت کے ہٹ جانے تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا جو آدم کی دعا ہے یہ ہر ایک کو ضرور پڑھنی چاہئے کیونکہ یہ دعا آپ نے فرمایا کہ مقبول ہو چکی ہے۔ یعنی یہ پڑھو تو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ مقبولیت کا درجہ پا چکی ہے اور وہ قرآن کریم کی دعا یہ ہے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں ہوں گے۔

پھر یہ دعا بھی کہ رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اسکے جو تو نے ہمیں ہدایت دی اور اے ہمارے رب ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کر یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

پھر ایک وقت آیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا اور آجکل بھی ایسے حالات ہیں کہ ہماری جماعت ہر نماز کی آخری رکعت میں بعد رکوع مندرجہ ذیل دعا بکثرت پڑھے۔ اور وہ دعا یہ ہے۔ ہم التحیات میں بھی پڑھتے ہیں کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ جنگوں کا جو خطرہ ہے یہ بھی آگ کا عذاب ہی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک یہ الہامی دعا ہے ''رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) ''رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ'' (تذکرہ، صفحہ 37، ایڈیشن 2004) اے میرے ربّ مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے رب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کر۔ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

پھر آپکی یہ بھی دعا ہے: اے رب العالمین میں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو رحم فرما رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

پھر یہ دعا ہے، آپ کی تنہائی کی دعا کہ اے میرے خدا میری فریاد سن کہ میں اکیلا ہوں اے میری پناہ میری سپر میری طرف متوجہ ہو کہ میں چھوڑا گیا ہوں۔ اے میرے پیارے اے میرے سب سے پیارے مجھے اکیلا مت چھوڑ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ میں میری روح سجدے میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اس کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم.ٹی.اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر کے سامعین و ناظرین شامل ہوئے۔ اس کے ساتھ عالمی درس القرآن کی یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14 جولائی 2017)

......☆......☆......☆......

''خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں: (۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ (۲) میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ (۳) میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔ (۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں۔''

(روحانی خزائن، جلد 13، ضرورت الامام، صفحہ 496)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے مورخہ 17 مارچ 2018 بروز ہفتہ 11 بجے صبح محمود ہال (مسجد فضل لندن) میں تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ مبارکہ نواز صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد نواز اُپل صاحب، روہیمپٹن)

16 مارچ 2018ء کو72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو کافی عرصہ اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کے طورر پر خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، خلافت کی شیدائی، خوش اخلاق، ملنسار اورغریب پرور خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرمہ نازیہ پروین صاحبہ (جرمنی)

18 دسمبر 2017ء کو 37 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ تین سال تک کینسر کی تکلیف دہ بیماری کو بڑے حوصلہ سے برداشت کیا۔ بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2)مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم انصار احمد صاحب (قادیان)

8 فروری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم عبدالرحیم صاحب ملکانہ درویش مرحوم کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر انصار احمد صاحب (پی۔ایچ۔ڈی) مترجم ہندی کتب (روحانی خزائن) کی اہلیہ تھیں ۔مرحومہ قادیان میں نصرت گرلز ہائی اسکول میں لمبا عرصہ بطور استانی خدمت بجا لاتی رہیں اور دہلی میں قیام کے دوران چھ سال تک لجنہ اماء اللہ دہلی کی صدر بھی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3)مکرمہ امتہ السلام صاحبہ (کینیڈا)

16 فروری 2018ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، دعاگو، صدقہ وخیرات کرنے والی مخلص، ہمدرد اور باوفا خاتون تھیں۔ خطبات جمعہ بڑی باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں ۔ سلسلہ کے کام خود بھی کرتیں اور بچوں کو بھی اس کی ترغیب دلاتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم مدثر احمد مشرف صاحب (ناظم تشخیص جائداد موصیان، ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(4)مکرمہ لطیفہ عبدالجلیل صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالجلیل صاحب (کبابیر)

21 فروری کو93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، بڑی حوصلہ منداور خوش مزاج خاتون تھیں۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں مبلغین کا بہت احترام کرتی تھیں۔

(5)مکرمہ نائلہ سلطان صاحبہ (جوہر ٹاؤن، لاہور)

24 فروری 2018ء کو58 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں شمس الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، خلافت کی اطاعت گزار، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں ۔ قیادت سلطان پورہ کی صدر لجنہ کے علاوہ اپنے حلقہ میں بھی مختلف رنگ میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کو قرآن بھی پڑھاتی تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6)مکرم اے منیر احمد صاحب (چیلاکرہ، کیرالہ، انڈیا)

6 مارچ 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نماز تہجد اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تقویٰ شعار، مہمان نواز اور ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنے والے مخلص انسان تھے ۔ واقفین زندگی کی بہت قدر اور عزت کرتے تھے۔ بچوں کی تربیت کا بڑا خیال رکھتے اور انہیں نماز باجماعت ادا کرنے اور حضور انور کا خطبہ باقاعدگی سے سننے کی تلقین کرتے رہتے۔ آپ سرکاری ملازم تھے۔ ملنے والوں کو بڑے جوش وخروش سے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ جماعت کے شدید مخالف بھی آپ سے بڑی عزت سے پیش آتے اور کہتے کہ یہ تو بہت ہی نیک انسان ہے۔ آپ جماعت چیلاکرہ کے صدر کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ قبل ازیں آپ کو خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور مقامی جماعت کے مختلف عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’پس ایک مومن کا یہ کام ہے کہ اپنی کوششوں اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچاؤ‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

خُطبہ نکاح فرمودہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مئی 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ فاطمہ حانیہ احمد بنت مکرم چوہدری سرفراز احمد کا ہے۔ انکا نکاح عزیزم ناصر احمد جاوید واقف نو ابن مکرم نعیم احمد جاوید صاحب جرمنی کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ رعنا عودہ احمد بنت مکرم محمد شریف عودہ صاحب کا ہے جو عزیزم احمد نورالدین جہانگیر خان ابن مکرم عبدالغنی جہانگیر خان صاحب کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امتہ الحیٔ عودہ بنت مکرم محمد شریف عودہ صاحب کا ہے جو عزیزم محمود باش ابن مکرم زکی باش کبابیر کے ساتھ دس ہزار پانچ سو پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین کے مابین اس نکاح کا ایجاب وقبول انگریزی میں کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نادیہ سمرین بنت مکرم رشید احمد خان صاحب آف شب قدر حال ہالینڈ کا ہے جو عزیزم انیب احمد بھٹی ابن مکرم منظور احمد صاحب ہالینڈ کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ زیبا مختار بھٹہ بنت مکرم مختار احمد صاحب بھٹہ مرحوم جرمنی کا ہے جو عزیزم طیب احمد طاہر ابن مکرم عبدالقدوس قمر جاوید صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں یا تمام نکاح جو طے پائے ہیں ان کے فریقین کو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ نسلوں کی بھی نیک تربیت کرنے والے ہوں اور جماعت اور خلافت سے جوڑے رکھنے والے ہوں۔ دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ

(سورۃ البقرۃ: 44)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہماری مالی قربانیاں اُس وقت قبولیت کا درجہ پائیں گی جب ہم خدا تعالیٰ سے یہ عہد بھی کریں اور دعا بھی کریں کہ ان قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری روحانی ترقی کے بھی سامان فرما‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 اپریل 2012)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جب مسجد بناتے ہیں یا بنائیں تو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اُس کی رضا کے حصول کیلئے بنانے والے ہوں اور مسجد بنانے کیلئے جو قربانی کی ہے، اُس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں نہ کہ کسی قسم کا فخر‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 اپریل 2012)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’مومنوں کو نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے اور نماز کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

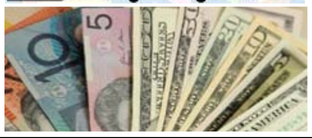

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s : 9906928638
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
فواز
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ○لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382

CCTV FOR HOME SECURITY

Santosh Nagar, Hyderabad

baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

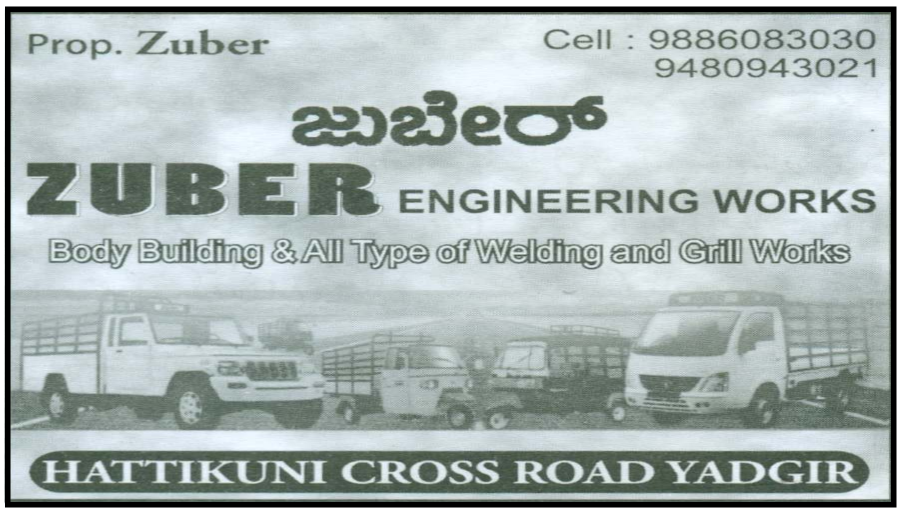

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS

RAICHURI CONSTRUCTION

SINCE 1985

OFFICE:

PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY, CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069

TEL 2825831O, MOB. 09987652552

E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER

SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS

Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI

Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)

Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM

R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352

Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless

RS TRADERS

Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD

Mohammad. Janealam Shaikh

E-Mail id : janicconstruction@gmail.com

Mobile No: 09082768330, 09647960851

Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ٹیکنیکل ادارہ دارالصناعت قادیان میں داخلہ 2018-19

Ahmadiyya Vocational (Technical) Training Centre Qadian

تکنیکی تعلیم کے علاوہ قادیان کے ماحول میں نمازوں اور درس وتدریس سے استفادہ کرنے کا بہترین موقع

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں قادیان کی مبارک بستی میں نوجوانوں کو ہنر سکھانے اور انہیں مفید شہری بنانے کیلئے شعبہ دارالصناعت کی بنیاد رکھی تھی جو تقسیم ملک کے بعد حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ دارالصناعت کا دوبارہ آغاز سال 2010 سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری ورہنمائی سے ہوا جو اس وقت نظارت تعلیم قادیان کی زیر نگرانی خدمت کر رہا ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ آف انڈیا (دہلی) NSIC (نیشنل اسمال انڈسٹریز کارپوریشن) سے affiliated ہے۔ اس ادارہ سے ایک سال کا کورس مکمل ہونے پر طالب علم کو گورنمنٹ آف انڈیا کی سند دی جاتی ہے۔

ہندوستان بھر کے احمدی نوجوانوں سے درخواست ہے کہ اس ادارہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ دارالصناعت میں اس وقت درج ذیل ٹیکنیکل کورسز صرف ایک سال میں پڑھائے وسکھائے جا رہے ہیں۔ (1) ویلڈنگ (2) الیکٹریکل (3) پلمبنگ (4) اے.سی وفریج (5) ڈیزل میکنک (6) پیٹرول میکنک (7) کارپنٹر (8) کمپیوٹر اس وقت تک اس ادارہ سے کئی صد احمدی نوجوان ٹریننگ لیکر ملک کے مختلف حصوں میں کام کر رہے ہیں۔

شرائط داخلہ یہ ہیں :

(1) امیدوار کا آٹھویں پاس ہونا ضروری ہے۔ (2) داخلہ فارم کی ہر طرح تکمیل کر کے 30/جون 2018 تک پرنسپل دارا لصناعت قادیان کو بذریعہ رجسٹری یا ای.میل بھجوائیں یا ساتھ لیکر آئیں (3) بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء امیر جماعت/صدر جماعت/مبلغ سلسلہ کا تصدیقی خط ضرور لائیں (4) ہاسٹل کی سہولت صرف 40 طلباء کیلئے ہے۔ اس سے زائد طلباء کو رہائش وطعام کا خود انتظام کرنا ہوگا (5) تمام کورس ایک سال کے ہیں، لہٰذا جس ٹیکنیکل کورس میں داخلہ لینا ہو اس کی فیس یکمشت یا دو قسطوں میں ادا کرنا لازمی ہے۔ (6) امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون دی جائیگی۔ اجازت ملنے کی صورت میں 30/جون 2018 تک اپنے خرچ پر قادیان پہنچ جائیں۔ (7) امیدوار داخلہ فارم کے ساتھ ضروری کاغذات منسلک کریں۔ (پرسنل میڈیکل فائل جس میں Blood Group اور اگر کوئی الرجی یا بیماری ہو تو اس کا ذکر ہو، جماعتی شناختی کارڈ، اسکول سرٹیفکیٹ جس میں Date of Birth لکھی ہو، آدھار کارڈ/ ووٹر کارڈ اور تین فوٹوز ہوں) (مزید معلومات بذریعہ فون حاصل کی جا سکتی ہے)

داخلہ فارم بذریعہ اِی میل (darulsanaat.qadian@gmail.com) منگوایا جا سکتا ہے

(مبشر احمد بٹ، پرنسپل دارالصناعت قادیان) Mobile : 98729-23363

کلامُ الامام

”جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

”دل کی استقامت کیلئے بہت استغفار پڑھتے رہیں“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 183)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

D.T.P سینٹر نظارت نشر واشاعت قادیان میں کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے

(نوٹ: یہ اعلان صرف لجنہ کی ممبرات کیلئے ہے)

D.T.P سینٹر نظارت نشر واشاعت میں لیڈیز کمپیوٹر آپریٹر بالمقطعہ خالی اسامی کو حسب قواعد پُر کیا جانا مقصود ہے۔ لجنہ کی اُمیدوار کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کر کے اُسے مکمل کرنے کے بعد اپنی درخواست جملہ تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقول attested کے ساتھ امیر جماعت/صدر جماعت/صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ 2 ماہ کے اندر بھجوادیں۔ جزاکم اللہ

شرائط: (1) اُمیدوار کی تعلیم کم از کم 2+ (سیکنڈ ڈویژن) ہو، ہندی، اُردو لکھنا پڑھنا جانتی ہو (2) کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کیا ہو (3) In-Design، MS-Word اور In-Page کے بارے میں بنیادی معلومات ہو (4) ہندی، اُردو ٹائپنگ میں مہارت ہو اور کم از کم ایک سال کا تجربہ ہو (5) ٹائپنگ Key Board دیکھے بغیر کر سکتی ہو، ایک گھنٹہ میں کم از کم 300 الفاظ ٹائپ کر سکتی ہو (6) ہندی ٹائپنگ In-Design سافٹ ویئر میں Chanakya Unicode فونٹ میں کرنا جانتی ہو اور اسی طرح اُردو ٹائپنگ In-Page سافٹ ویئر میں کرنا جانتی ہو (7) واقف زندگی ووقف نو کی تحریک میں شامل ہونے والی ممبرات اپنا حوالہ منظوری وقف اور وقف نو بھی درخواست میں تحریر کریں (9) درخواست میں اپنے والد/خاوند/سرپرست کے تصدیقی دستخط بھی ہوں (10) اُمیدوار کو انٹرویو کی تاریخ سے بعد میں مطلع کر دیا جائے گا، نیز قادیان انٹرویو کیلئے آمد ورفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے (10) قادیان میں رہائش کی ذمہ داری اُمیدوار کی اپنی ہوگی۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور ڈرائیور خدمت کے خواہش مند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ڈرائیور کی اسامی پُر کی جانی مقصود ہے جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواست 2 ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔

شرائط: (1) اُمیدوار کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور ڈرائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے (2) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے (3) امیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (4) وہی ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے (5) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے (6) امیدوار ڈرائیور کو درجہ دوم کے برابر الاؤنس ودیگر سہولیات دی جائیں گی (7) امیدوار کے قادیان آمد ورفت کے اخراجات اپنے ہوں گے (8) اگر امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے تو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام اُسے خود کرنا ہوگا۔

(نوٹ: مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر لیں، درخواست فارم پُر ہو کر آنے پر اس کے مطابق کارروائی ہوگی) (ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں : نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

موبائل: 09815433760 دفتر: 01872-501130

E-Mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

(سورۃ البقرۃ: 197)

اور اللہ کیلئے حج اور عمرہ کو پورا کرو

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

• Certified Agent of the British High Commission

• Trusted Partner of Ireland High Commission

• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office

Prosper Education Pvt Ltd.

1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.

Phone : +91 40 49108888.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

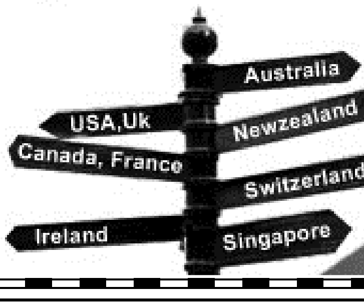

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں

اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 31-May-2018 Issue. 22

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جڑنے سے ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 مئی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نور کی آیت 56 اور 57 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

فرمایا ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور انکی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے ایک وعدے کے بارے میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک انعام سے نوازے گا اور وہ خلافت کا انعام ہے جس کے نتیجہ میں تمہیں تمکنت بھی حاصل ہو گی اور خوف کی حالتوں کے بعد امن کی حالت بھی ملے گی۔ قرآن کریم سے واضح ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ احادیث سے بھی ہمیں پتا چلتا ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ دائمی خلافت ہے اور ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے بھی بڑی کھول کر وضاحت فرمائی کہ میرے بعد خلافت ہوگی اور ہمیشہ رہے گی لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو یہ بھی واضح فرما دیا کہ خلافت کے وعدے سے فیض اٹھانے کیلئے، اس کے انعام سے حصہ لینے کیلئے اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا، صرف مسلمان کہلانا، صرف ظاہری ایمان کا اظہار کرنا خلافت کے انعام کا حقدار نہیں بنا دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے کہ عبادت کا حق ادا کرنے کیلئے شرک سے بچنے کیلئے نمازوں کو قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رسول کی اطاعت کرو تبھی تم اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کر سکتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: بعض علماء اور سنجیدہ طبقہ اس بات کا اظہار تو کرتے ہیں کہ خلافت کا نظام ہونا چاہئے لیکن جب کہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو نظام قائم کیا ہے اسے مانو تو ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں اس مخالفت کا تازہ واقعہ دو دن ہوئے سیالکوٹ میں ہماری مسجد میں ہوا۔ مسجد اور اس کے ساتھ جو گھر تھا۔ پولیس اور انتظامیہ دونوں کی سرکردگی میں مولویوں اور ان کے چند سو چیلوں نے اس پر حملہ کیا اور توڑ پھوڑ کی اور اعلان کر رہے ہیں کہ اور مسجدوں کو بھی ہم نقصان پہنچائیں گے اور گرائیں گے۔ جب تک یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہونے والی خلافت کو نہیں مانیں گے یہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں گے اور ان سے کسی بھی قسم کی اچھائی کی توقع رکھی ہی نہیں جا سکتی۔ جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک یادگار کو نقصان پہنچایا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے تو ہمارا تو ہمیشہ کی طرح یہی جواب ہے اور ہونا چاہئے کہ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہ میں تو اپنے رنج اور غم کی فریاد کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں۔ بیشک اس کے ساتھ ہمارا جذباتی تعلق ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جڑنے سے ہے۔ ان چیزوں کے حصول سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے بتائی ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بہتر کرنے سے ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے ہے۔ اپنی اطاعت کے معیاروں کو بڑھانے سے ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے سوال کیا کہ خلیفہ کے آنے کا مدعا کیا ہوتا ہے مقصد کیا ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ ہمارے سامنے ہر وقت رہنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اصلاح۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہی سنت چلی آتی ہے کہ ایک زمانہ گزرنے پر جب پہلے نبی کی تعلیم کو لوگ بھول کر راہ راست اور متاع ایمان اور نور معرفت کو کھو بیٹھتے ہیں اور دنیا میں ظلمت اور گمراہی اور فسق و فجور کا چاروں طرف خطرناک اندھیرا چھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات جوش مارتی ہیں اور ایک بڑے عظیم الشان انسان کے ذریعہ سے نئے سرے سے دنیا میں خدا کی معرفت قائم کر کے اسکی ہستی کے بین ثبوت ہزاروں نشانوں سے دیئے جاتے ہیں۔ پس مسلمانوں میں بھی ایمان کھویا ہوا ہے تقویٰ کھویا ہوا ہے اور غیر مسلموں میں بھی۔ اس لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خاتم الخلفاء کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا اسی سنت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بین ثبوت پیش کئے جائیں توحید کو دوبارہ قائم کیا جائے اخلاق فاضلہ کو نئے سرے سے قائم کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کی عملی حالت کمزور ہے۔ قبروں کی پوجا شرک اور بدعات میں مبتلا ہیں۔ فسق و فجور عام ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری فقرہ ہمیں ہر وقت ہوشیار رکھنے والا ہونا چاہئے کہ اس سنت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے کہ جب دنیا میں ہر طرف فسق و فجور اور فساد پھیل جاتا ہے اخلاق کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو اس وقت پھر اللہ تعالیٰ اپنے کسی پیارے کو بھیجتا ہے اور پھر نئے سرے سے تجدید دین ہوتی ہے۔ پس اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اپنے اندر یہ تبدیلیاں نہیں پیدا کر رہے ہے تو پھر بڑی قابل فکر بات ہے۔

ہمیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ساتھ وابستہ انعامات کے حصول کے لئے جن باتوں اور جن کاموں کے کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اس کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں۔ یہ دیکھنا ہے کہ ہماری عبادتیں کیسی ہیں ہماری نمازیں کیسی ہیں ہمارا ہر قول و عمل شرک سے پاک ہے یا نہیں ہماری مالی قربانیوں کے معیار کیا ہیں ہماری اطاعت کے معیار کس درجہ کے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہتے ہیں ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہیں یا نہیں اور پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس معیار پر اپنے سلسلہ کے ماننے والوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ہم اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں۔ عبادتوں اور نمازوں کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ پس یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ شرک ایسا جرم ہے جو اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے۔ شرک اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔ کیا ہم ایسے جرم کے مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعام خلافت سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعد ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہیں باقی اپنی تمام اہم دعاؤں میں اپنی زبان میں الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑتی ہے جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک سے بچو۔ اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت میں شرک کا خدشہ تھا۔ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ یعنی ہر ایک گناہ کی مغفرت ہوگی، مگر شرک کو خدا نہیں بخشے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازوں کے حق ادا کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کے آپس کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لوگ اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کرتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبعاً وہ لغو سے اعراض کرتے ہیں اور اس گندی دنیا سے نجات پا جاتے ہیں اور اس دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو کر خدا تعالیٰ کی محبت ان میں پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ یعنی وہ پھر خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پس نماز توجہ دلاتی ہے لغویات سے پرہیز کی طرف اور لغویات سے پرہیز پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کی طرف لے جاتا ہے اور پھر اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ اپنے مال کو ناجائز چیزوں پر خرچ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ آپ نے اس سے یہ نتیجہ بھی نکالا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بہت سی لغویات سے انسان کو بچا لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خلافت کا انعام پانے والوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ فرمایا تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ حضور انور نے فرمایا: اگر جماعتی ترقی کو ہمیشہ قائم رکھنا ہے خلافت کے نظام کے دائمی رہنے کیلئے کوشش کرنی ہے تو پھر وہ نمونے بھی مستقل مزاجی سے قائم رکھنے ہوں گے تبھی وہ ترقیات بھی ملیں گی جو پہلے ملتی رہیں ہیں۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار بھی اونچے کرنے ہوں گے اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی اپنے ہر قول و فعل کو ہر قسم کے شرک سے کلیۃً پاک کرنا ہوگا اپنے اموال کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہوگا اور خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیاروں کی بھی ہر وقت حفاظت کرنی ہوگی تبھی ہم خلافت کے انعام اور اس کے ساتھ رکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں اور تا قیامت رہنے والی خلافت سے جڑے رہ سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کو ان کے ساتھ جڑا رکھنے والا بن سکتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کا انعام دیا اور گزشتہ تقریباً 110 سال سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے اور حضرت مسیح موعودؑ سے کئے گئے وعدے کو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آیا ہے اس بات کی توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی جو ہدایات ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے خلافت کی برکات سے ہمیشہ فیض پاتا چلا جائے۔

پچھلے ہفتہ بھی میں نے دعا کی تحریک کی تھی پاکستانیوں کیلئے خاص طور پر دوبارہ کہتا ہوں پاکستانیوں کو خاص طور پر اپنے یہ دعا کی طرف توجہ دینی چاہئے اپنی نمازوں کو اپنے نوافل کو ذکر الٰہی کو پہلے سے بہت بڑھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad